عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۵ | ۱۳ تا ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۶ تا ۳۰ ستمبر ۲۰۱۶ء | شمارہ: ۳۵/۳۶

7 ستمبر

یوم تحفظ ختم نبوت

یوم تجدید عہد

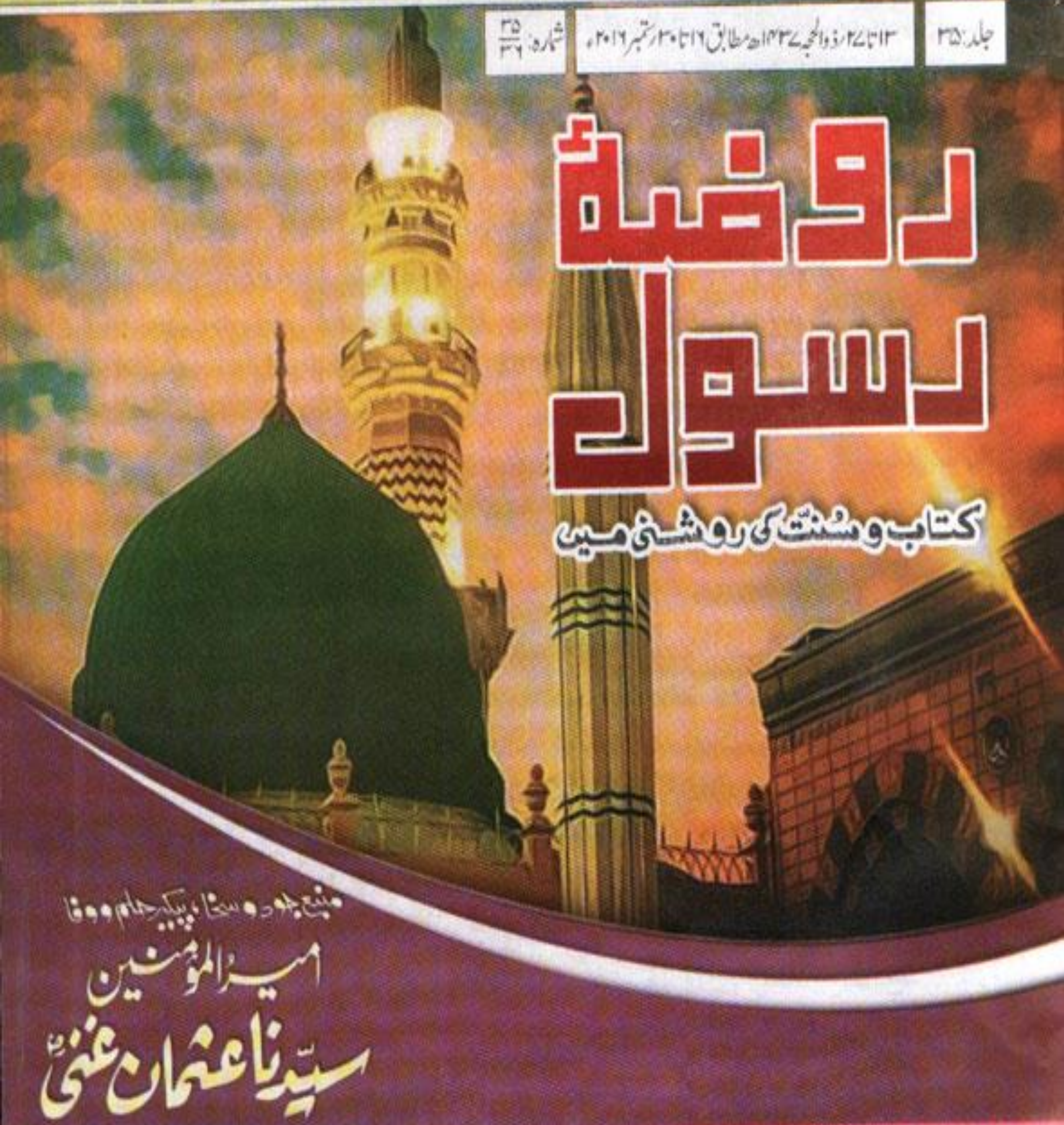

روضۂ رسول

کتاب و سنت کی روشنی میں

منبع جود و سخا، پیکر حلم و وفا

امیر المومنین

سیدنا عثمان غنیؓ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

قادیانی دجل

س:......قادیانیوں کو غیر مسلم کیوں قرار دیا جاتا ہے؟ میرا ایک دوست جو قادیانی ہے ان کا کہنا ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں جبکہ امام مہدی کے بارے میں وہی عقیدہ ہے جو ہمارا ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ غیر مسلم ہیں؟ اس بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

ج:......میرے عزیز! یہ قادیانیوں کا دجل ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی مانتے ہیں، وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں، غلام احمد قادیانی کو آخری نبی مانتے ہیں۔ چلو اگر ایک منٹ کے لئے ان کی یہ بات تسلیم بھی کرلی جائے تو پھر قادیانیوں کے ابا غلام احمد نے اپنے لئے الگ مذہب کیوں بنایا اور یہ کیوں کہا کہ: ''مجھے سب لوگوں نے مانا مگر کنجریوں کی اولاد نہیں مانتی۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص:۵۴۷ روحانی خزائن ج:۵، نجم الہدیٰ ص:۵۳، ج:۴) اور مرزا جی کے دوسرے جانشین اور بیٹے مرزا محمود احمد نے یہ کیوں فرمایا کہ: ''کل مسلمان جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص:۳۵) اسی طرح وہ اپنی دوسری کتاب آئینہ صداقت میں لکھتا ہے: ''ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں، اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارا نزدیک وہ خدا کے ایک نبی (مرزا غلام احمد) کے منکر ہیں، یہ دین کا معاملہ ہے۔ اس میں کسی کا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔'' (ص:۹۰) رہی یہ بات کہ وہ مسلمانوں کا کلمہ کیوں پڑھتے ہیں؟ اس کی وجہ بھی خود مرزائیوں کے امام کی زبانی سنئے کہ وہ کلمہ پڑھتے وقت بھی محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں، چنانچہ مرزا غلام احمد کا بیٹا بشیر احمد کلمۃ الفصل ص:۱۵۸ میں لکھتا ہے: ''پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہے، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔'' نعوذ باللہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو بعینہٖ محمد رسول اللہ مانتے ہیں اور پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم محمد رسول اللہ کی ختم نبوت کے قائل ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کو نہ ماننے والے مسلمانوں کے بارہ میں خود مرزا کا ارشاد ہے کہ: ''جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی و مشرک رکھا گیا۔'' (نزول المسیح ص:۴ حاشیہ روحانی خزائن ص:۳۸۲ ج:۱۸)

مرزا غلام احمد اپنی تعلیم اور وحی کو تمام انسانوں کے لئے مدار نجات قرار دیتے ہوئے کہتا ہے:

الف:......''ان کو کہہ دو کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تاکہ خدا بھی تم سے محبت کرے۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۸۲)

ب:......چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہیں اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس تعلیم کو جو میرے اوپر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا......اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا، جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔'' (اربعین ج۴ ص:۷ حاشیہ)

ان تفصیلات کے بعد آپ ہی بتلائیں کہ قادیانی مسلمان ہیں یا کافر؟ قادیانیوں کو مسلمانوں نے آئینی طور پر کافر قرار دلانے میں تو سو سال محنت کی مگر قادیانیوں نے تو روز اول سے ہی مسلمانوں کو کافر قرار دے دیا تھا؟ جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا:

غرضیکہ قادیانیوں سے مسلمانوں کا ایک آدھ مسئلے میں نہیں بلکہ مکمل اختلاف ہے اور قادیانی مسلمانوں بالکل الگ اور جدا مذہب رکھتے ہیں، یہ اسلام کے باغی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں مسلمان کا یہ مطالبہ تھا اور ہے کہ قادیانی مسلمانوں کو دھوکا نہ دیں بلکہ اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ امت کہیں ہم ان کا تعرض نہیں کریں گے لیکن اگر وہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام باور کرائیں گے تو ہم بھی ان کا تعاقب جاری رکھیں گے اور مسلمانوں بتلائیں کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ پیشاب پر زمزم کا اور سور کے گوشت پر بکری کے گوشت کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ ☆☆☆

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۵ — ۱۳ تا ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۶ تا ۳۰ ستمبر ۲۰۱۶ء — شمارہ: ۳۵، ۳۶

اس شمارے میں!

.... چناب نگر میں دورہ حدیث شریف کا آغاز	۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۷	مولانا مجیب الرحمن انقلابی
روضۂ رسول ﷺ ... کتاب و سنت کی روشنی میں!	۱۰	مولانا محمد تبریز عالم قاسمی
"یوم تحفظ ختم نبوت" یوم تجدید عہد	۱۵	مولانا قاضی احسان احمد
قادیانیت ... پارلیمنٹ کے بعد اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے	۱۸	جناب محمد متین خالد
یوم تحفظ ختم نبوت پروگرامز	۲۱	رپورٹ: حافظ کلیم اللہ نعمان
نزول عیسیٰ علیہ السلام (۷)	۲۳	مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ
مرزا قادیانی کا تعارف و کردار (۵)	۲۵	حافظ عبید اللہ

ضروری اعلان

عید الاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث شمارہ ۳۵، ۳۶ کو یکجا کیا جا رہا ہے۔
ایجنسی ہولڈرز حضرات اور قارئین نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

زر تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیث قدسیہ

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

شرک (اصغر) یعنی ریا

اس کے بعد وہ شخص جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھایا اس کو پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے سامنے اپنے احسانات اور اپنی نعمتیں ظاہر فرمائے گا جن کا یہ قاری اعتراف کرے گا پھر ارشاد ہوگا تو نے ان نعمتوں کے جواب میں کیا عمل کیا یہ عرض کرے گا، میں نے علم سیکھا لوگوں کو سکھایا تیری خوشنودی کے لئے قرآن پڑھا۔ ارشاد ہوگا تو جھوٹا ہے تو نے تو یہ سب کچھ اس لئے کیا تھا کہ تجھ کو قاری کہا جائے، چنانچہ تجھ کو قاری کہا گیا پھر اس قاری کو دوزخ کا حکم ہوگا، چنانچہ اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

اس کے بعد اس شخص کا معاملہ پیش ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال عطا فرمایا تھا اور اس پر دنیا میں کشادگی کی تھی اس پر اپنے احسانات کا اظہار فرمائیں گے وہ بھی تمام نعمتوں کا اعتراف کرے گا، پھر اس سے دریافت کیا جائے تو نے کیا عمل کیا وہ عرض کرے گا، الٰہی میں نے کوئی ایسا موقع جہاں مال خرچ کرنا تجھ کو پسند تھا نہیں چھوڑا کہ اس جگہ میں نے تیرے لئے مال خرچ نہ کیا ہو ارشاد ہوگا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اس لئے مال خرچ کیا تھا کہ تو بہت بڑا سخی مشہور ہو اور تجھ کو سخی کہا جائے، چنانچہ یہ کہا جا چکا اس کے بعد اس کو جہنم کا حکم دیا جائے گا، چنانچہ اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

شہادت، قرآن کی تعلیم اور سخاوت بہترین اعمال ہیں لیکن چونکہ بہترین اعمال میں ریا کا دخل تھا اور شہرت کے لئے یہ عمل کئے تھے، اس لئے بجائے ثواب کے دوزخ میں ان کو بھیجا گیا۔

۵:..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دین کو دنیا حاصل کرنے اور دنیا کمانے کا ذریعہ بنائیں گے لوگوں کے دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال اور صوف کے کپڑے پہنیں گے ان کی زبانیں اور باتیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے دل بھیڑیوں کی مانند سخت ہوں گے ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میری مہلت اور ڈھیل پر یہ لوگ دھوکا کھا رہے ہیں، یا میری مخالفت کی جرأت کر رہے ہیں سو میں اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان پر ایسے زبردست فتنے بھیجوں گا جن فتنوں کی وجہ سے بڑے بڑے سمجھدار اور بردبار و متحمل مزاج بھی متحیر رہ جائیں گے۔ (ترمذی)

یعنی اس قسم کے ریا کاروں اور دنیا سازوں کو ایسی بلاؤں میں مبتلا کروں گا اور ایسے فتنوں میں الجھاؤں گا کہ ان کے بڑے بڑے سمجھدار حیران رہ جائیں گے۔

نماز

علم و شریعت کا پہلا اور بنیادی رکن

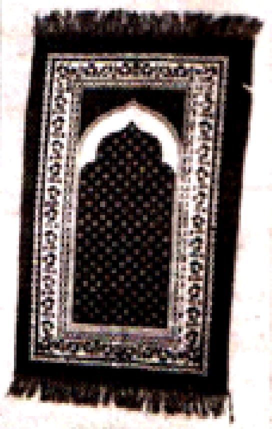

حضرت مولانا
مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

مسائل وضو

س:..... وضو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج:..... اگر مونچھیں ہوں تو ان کی جڑوں تک بھی پانی پہنچائیں۔ داڑھی اگر گھنی نہ ہو تو کھال تک پانی پہنچائیں اگر گھنی ہو تو داڑھی کے بالوں میں گیلی انگلیاں ڈال کر پھرائیں اس کو خلال کرنا کہتے ہیں (یعنی پوری احتیاط کے ساتھ خوب اچھی طرح پورے چہرے کو پانی سے دھولیں، (گھنی داڑھی بالوں سے خوب بھری ہوئی اس داڑھی کو کہتے ہیں جس کے نیچے کی کھال دکھائی نہ دے) پھر تین مرتبہ سیدھا ہاتھ کہنیوں سمیت خوب اچھی طرح دھوئیں تاکہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے اس کے بعد اسی طرح الٹا ہاتھ کہنیوں سمیت اچھی طرح دھوئیں پھر ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو گیلا کرلیں اور انگوٹھوں اور شہادت کی انگلیوں کو بقیہ انگلیوں کے ساتھ نہ ملائیں پھر دونوں ہاتھوں کی گیلی تینوں انگلیوں کو آپس میں ملاتے ہوئے سر کے شروع حصے کے درمیان رکھیں اور ان انگلیوں کو سر پر رکھے رکھے گردن تک لے جائیں پھر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اندرونی حصے کو سر کے دائیں طرف اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اندرونی حصے کو سر کے بائیں طرف رکھتے ہوئے سر کے اگلے حصے کی طرف لائیں پھر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی دائیں کان میں اور اُلٹے ہاتھ کی شہادت کی انگلی الٹے کان میں گھمائیں پھر سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کے اندرونی حصے کو سیدھے کان کے پچھلے حصے پر اور الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے اندرونی حصے کو الٹے کان کے پچھلے حصے پر پھرائیں پھر پہلے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت کو گردن (گدی) پر پھرائیں اس کے بعد الٹے ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت کو گردن (گدی) پر پھرائیں۔ چند باتوں کا مسح کے حوالے سے خیال کریں:

۱:..... سر کے چوتھائی حصے کا مسح فرض ہے، البتہ سر کے چوتھائی حصے کے برابر سر پر گیلا ہاتھ پھر گیا تو مسح ہوگیا، گدی کا مسح مستحب ہے۔

۲:..... پورے سر کا مسح سنت ہے اوپر جو طریقہ بتلایا گیا ہے وہ سنت کے اعتبار سے ہے۔ ۳:..... مسح صرف ایک مرتبہ ہی کرتے ہیں۔ ۴:..... دونوں ہتھیلیوں کو صرف ایک مرتبہ یعنی مسح شروع کرنے سے پہلے گیلا کرنا ہے۔

۵:..... مسح شروع کرنے سے پہلے گیلی انگلیوں کو جو شریعت کے بتلائے ہوئے طریقے میں نہیں ہے۔ شریعت نے گلے کا مسح بھی نہیں بتلایا ہے۔

مکمل مسح کرنے کے بعد پہلے سیدھا پیر ٹخنوں سمیت دھولیں جس میں پیر کی انگلیوں کا خلال الٹے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے کرنا بھی داخل ہے، خلال کی ابتدا سیدھے پیر کی چھوٹی انگلی سے کرنی ہے سیدھا پیر ٹخنوں سمیت دھونے کے بعد الٹا پیر ٹخنوں سمیت دھولیں الٹے پیر کی انگلیوں میں بھی الٹے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے خلال کرنا ہے لیکن خلال کی ابتدا الٹے پیر کے انگوٹھے سے کرنی ہے تاکہ خلال سیدھے پیر کی سب سے چھوٹی انگلی سے شروع ہو اور الٹے پیر کی سب سے چھوٹی انگلی پر مکمل ہو اس ترتیب سے مسنون طریقے سے مکمل ہو جائے گا۔ (جاری ہے)

اداریہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں

دورۂ حدیث شریف کا آغاز!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

محض اللہ رب العزت کے فضل واحسان سے ۱۴؍شوال ۱۴۳۷ھ، مطابق ۲۰؍جولائی ۲۰۱۶ء بروز بدھ دوپہر گیارہ بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں دورۂ حدیث شریف کا آغاز ہوا۔ پہلا سبق جامعہ اشرفیہ لاہور کے استاذ الحدیث اور پیر طریقت سید نفیس الحسینیؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف خان مدظلہ نے پڑھایا۔ اس تقریب کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن رکین اور جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے بانی ومہتمم حضرت مولانا قاری محمد یاسین صاحب نے فرمائی۔ اس موقعہ پر افتتاح بخاری شریف کے لئے ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں ضلع چنیوٹ کی تمام دینی قیادت علماء کرام، شیوخ حدیث اور چناب نگر وچنیوٹ شہر اور گردونواح سے بڑے شوق کے ساتھ رفقاء نے شرکت فرمائی۔

جامع مسجد ختم نبوت کا ہال اور برآمدہ مہمانان وشرکاء حضرات سے مکمل طور پر بھر گئے تھے۔ راولپنڈی سے حضرت مولانا قاضی ہارون الرشید، لاہور سے پیر طریقت جناب رضوان نفیس، فیصل آباد سے جامعہ دارالقرآن کے شیخ الحدیث مولانا عزیز الرحمن رحیمی، نوشہرہ سے پیر طریقت مولانا سید نعیم شیرازی اور دیگر حضرات نے بطور خاص شرکت سے سرفراز فرمایا۔ اس موقعہ پر بخاری شریف کی پہلی حدیث شریف پر حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب نے بہت علمی جامع ومانع پرمغز ایسا خطاب فرمایا کہ چناب نگر کے در ودیوار جھوم اٹھے۔ آپ کا عالمانہ وفاضلانہ الہامی بیان ہوا۔ اختتامی دعا صدر گرامی حضرت مولانا قاری محمد یاسین صاحب مدظلہ نے فرمائی۔

قارئین کرام! ۱۹۷۶ء میں جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرحوم رہنمایان، مولانا خواجہ خان محمدؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا تاج محمودؒ اور دیگر حضرات نے شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے حکم پر مدرسہ عربیہ ختم نبوت کا ایک قاری صاحب اور دو چار طلباء کرام سے حفظ وناظرہ قرآن مجید کی کلاس کا آغاز کیا تھا۔ تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں دورۂ حدیث شریف کا آغاز کیا جائے گا۔ قدرت کے کرم کے عجیب معاملے ہوتے ہیں۔

چالیس سالہ کے دوران آہستہ آہستہ کرکے کفر کی نحوست کی کاٹ ہوئی۔ قرآن مجید کی تعلیم کی برکات کا ظہور ہوا۔ پہلے کچا کمرہ، پھر کچی عارضی مسجد کا کمرہ، پھر آہستہ آہستہ کرکے مدرسہ کی چار دیواری مدرسہ کی عمارت، مسجد کی تعمیر، پہلے ایک حفظ کی کلاس، پھر دو، پھر تین، حتیٰ کہ چھ حفظ کی کلاسیں شروع ہوئیں۔ قریباً بیس پچیس سال کے بعد کہیں جاکر حوصلہ ہوا کہ یہاں درجہ کتب کا اجراء کیا جائے۔ غرض آہستہ آہستہ کرکے مستحکم بنیاد اور عزم مصمم کے ساتھ عالمی مجلس کے رہنمایان اپنے کام کو آگے بڑھاتے رہے۔ دارالمبلغین کا قیام، سالانہ ختم نبوت کورس، درجہ کتب کا تدریجی ارتقاء، سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اجتماع، جمعہ وعیدین کے اجتماعات کی بھرپور کامیابی، سالانہ تخصص کی کلاس، یوں آگے بڑھتے رہے۔ چالیس سال کے بعد حق تعالیٰ شانہ نے اس قابل کیا کہ علوم نبوت کے حاملین اس زمین سے تیار ہوں۔ امسال مشکوٰۃ شریف کے درجہ کے فارغ دس رفقاء کرام سے دورۂ حدیث شریف کا آغاز کرنا تھا۔ جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد روڈ چنیوٹ کے ناظم اعلیٰ مولانا سیف اللہ خالد مدظلہ نے اپنے دورۂ حدیث شریف کے طلباء کی کلاس بھی آغاز کے سبق کے لئے یہاں بھجوادی۔ یہ ان کی کمال محبت کی دلیل ہے۔ یوں بیس کے قریب دورۂ حدیث شریف کے طلباء نے بخاری شریف کھول کر پہلا سبق حضرت مولانا محمد یوسف خان سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ زہے نصیب! کہ جب حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب نے اپنے سے لے کر رحمت عالم ﷺ تک سلسلہ سند کو بیان کیا۔

قارئین! ایک بار سوچئے کہ چناب نگر ایسے شہر میں دورۂ حدیث شریف کا آغاز اور سلسلہ سند کا رحمت عالم ﷺ کی ذات گرامی تک اتصال؟ بس خیال رہے کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ مسجد ختم نبوت چناب نگر سے لے کر مسجد نبوی تک ایک رحمت کی لڑی ہے جو اللہ رب العزت نے اپنی بے پایاں عنایت سے جوڑ دی ہے۔ قارئین! یقین فرمایئے کہ ایک پر رونق روحانی ماحول بن گیا تھا۔ جس میں سیدنا صدیق اکبرؓ سے لے کر مولانا خواجہ خان محمد ؒ اور مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ تک کی ارواح مبارک فرحاں وشاداں عالم تصور میں نظر آتی تھیں کہ کس طرح امت مرحومہ کے کس کس فرد کو حق تعالیٰ نے پیغمبر اسلام ﷺ کی وصف خاص ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے ہاں قبول فرمالیا ہے۔ ان خیالات کے جلو میں اس کام کا آغاز ہوا۔ اسی دن ظہر کے بعد باقاعدہ کلاسوں میں تعلیم سال نو کا آغاز ہو گیا۔

اس سال مشکوٰۃ کے دس طلباء کرام تھے، جنہوں نے دورۂ حدیث شریف کے مدرسہ ختم نبوت کی اوّلین جماعت میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ تین چار رفقاء اور بھی آگئے۔ گویا اس مدرسہ کے حجم کے مطابق حق تعالیٰ شانہ نے اہتمام فرمادیا۔ حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ انہیں قابل مبارک مدرسین، رفقاء بھی مل گئے۔ حق تعالیٰ شانہ اس سلسلہ خیر وبرکت کو قیامت کی صبح تک قائم ودائم رکھیں۔

قارئین کرام! آپ کے اکابر کی محنتوں کو حق تعالیٰ نے کس طرح شرف قبولیت سے سرفراز فرمایا۔ اس پر ہم سب کو سراپا عجز ونیاز بن کر اپنی پیشانیوں کو سجدہ شکر کے لئے رب کریم کے دربار میں جھکا دینا چاہئے۔ فلحمدللہ اوّلاً وآخراً!

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

امسال ان شاء اللہ العزیز سالانہ ختم نبوت چناب نگر ۲۷، ۲۸ راکتوبر ۲۰۱۶ء بروز جمعرات، جمعہ کو منعقد ہوگی۔ امسال بھی حسب سابق پورے ملک سے تمام مکاتب فکر کی قیادت تشریف لائے گی۔ ان اکابر سے رابطے اور دعوت دینے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ قارئین لولاک اور جماعتی احباب سے درخواست ہے کہ ابھی سے بھرپور تیاری کا آغاز فرمائیں۔ امسال کانفرنس کے موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی کا بھی اجلاس ہوگا جو آئندہ تین سال کے لئے اپنے دو مرکزی نائب امراء کا چناؤ کرے گی۔ جیسا کہ ماہنامہ لولاک کے گزشتہ شمارہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ امسال کانفرنس کے موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نئی مطبوعات ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر دستیاب ہوں گی۔ جس کے حصول کے لئے ابھی سے رفقاء ارادہ فرمائیں کہ ان کتب سے اپنی اپنی لائبریریوں میں اضافہ کرنا ہے۔ وہ کتب یہ ہیں:

۱..... ’’قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ کی مصدقہ رپورٹ‘‘ کا نیا ایڈیشن شائع ہوگیا ہے۔ امسال اللہ رب العزت نے فضل فرمایا کہ کاغذ بازار سے کم نرخ پر مل گیا۔ اس لئے سابق کی نسبت امسال پانچ جلدوں کا یہ سیٹ بجائے ایک ہزار روپیہ کے سات سو روپیہ میں دستیاب ہوگا۔

۲..... ماہنامہ ’’لولاک‘‘ ملتان کا ’’خواجہ خواجگان نمبر‘‘ جو ایک ہزار صفحہ پر مشتمل ہے، یہ سالہا سال بعد دوبارہ شائع ہوا ہے۔ کاغذ مناسب ریٹ پر ملنے کے باعث اس کی سالہا سال کی سابقہ قیمت تین صد روپیہ ہی برقرار رہے گی۔

۳..... ’’چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ‘‘ کی تین جلدیں پونے ستر ہ سو صفحات پر مشتمل سیٹ کی رعائتی قیمت پانچ صد روپیہ ہوگی۔

۴..... اس وقت تک ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی چار جلدیں شائع ہوگئی ہیں۔ شاید ایک آدھ اور بھی کانفرنس سے قبل چھپ جائے، یہ بھی کانفرنس پر سستی دستیاب ہوں گی۔

۵..... ’’تذکرہ حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کی سوانح‘‘ انتہائی مناسب قیمت پر دستیاب ہوگی۔

۶..... ’’قادیانی نام نہاد تفاسیر کا علمی وتنقیدی جائزہ‘‘ اس عنوان پر بالکل نئی اور منفرد کتاب جو خاصی محنت سے ایک مقالہ کی شکل میں سامنے آرہی ہے۔ کانفرنس پر یہ کتاب بھی دستیاب ہوگی۔

رفقاء گرامی قدر! بار بار آپ کی توجہ ان امور کی طرف مبذول کرائی جارہی ہے۔ اس سے مقصود کتابوں کی فروخت نہیں بلکہ یہ بھی تبلیغ کا ہی ایک حصہ ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ ہونی انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق رفیق فرمائیں۔ آمین!

کانفرنس کی ہمہ جہت کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست کے ساتھ اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

منبع جود و سخا، پیکرِ حلم و وفا

امیرالمومنین سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی

خلیفہ سوم، پیکر جود و سخا سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار جنت کی بشارت دی اور آپ رضی اللہ عنہ کو ''عشرہ مبشرہ'' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی شامل ہونے کی سعادت حاصل ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں حضرت سیدہ رقیہؓ اور حضرت سیدہ ام کلثومؓ کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کی وجہ سے حضرت عثمان غنیؓ کو ''ذوالنورین'' بھی کہا جاتا ہے۔

آپؓ نے خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ کی دعوت پر اسلام قبول کرتے ہوئے اپنے آپ کو ''نور ایمان'' سے منور کیا، طبقات ابن سعد کے مطابق آپؓ اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھے نمبر پر ہیں جس کی وجہ سے آپؓ ''السابقون الاوّلون'' کی فہرست میں بھی شامل ہیں، آپؓ حافظ قرآن، جامع القرآن اور ناشر القرآن بھی ہیں، ایک موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی و رفیق ہوتا ہے، میرا ساتھی جنت میں عثمان غنیؓ ہوگا۔''

امام مسلمؒ اور امام بخاریؒ نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ ''جب حضرت عثمان غنیؓ ہمارے پاس آتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لباس درست فرمالیتے اور فرماتے تھے کہ میں اس (عثمان غنی) سے کس طرح حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''

اسلام کی خاطر دو مرتبہ ہجرت کرنے کی وجہ سے آپ کا لقب ''ذوالہجرتین'' بھی ہے آپؓ کا ظاہری حسن دو عظیم المرتبت انبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھا۔

آپ کا نام عثمان اور لقب ذوالنورین ہے، آپؓ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ آپ کا تعلق قریش کی سب سے بڑی شاخ ''بنوامیہ'' سے ہے، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سفید رنگ، خوبصورت و باوجاہت اور متوازن قد و قامت کے مالک تھے، گھنی داڑھی اور دراز زلفوں کی وجہ سے سیدنا عثمان غنیؓ جب لباس زیب تن کرکے ''عمامہ'' سے مزین ہوتے تو انتہائی خوبصورت معلوم ہوتے اعلیٰ سیرت و کردار کے ساتھ ساتھ اپنی ثروت و سخاوت میں مشہور اور ''شرم و حیا'' کی صفت میں بے مثال تھے۔

شروع ہی سے بڑے پیمانے پر تجارت کی بدولت آپؓ کا شمار ''صاحب ثروت'' لوگوں میں ہوتا تھا، آپؓ عمدہ لباس اور لذیذ و نفیس غذاؤں کے عادی تھے لیکن اس سب کے باوجود آپؓ کی طرز زندگی سادگی سے عبارت تھی، رہن سہن، اخلاق و اطوار اور کردار میں آپؓ کا ہر کام ''سنت نبویؐ'' سے ہی آراستہ و مزین ہوتا، ایک مرتبہ وضوء سے فارغ ہوکر مسکرائے تو لوگوں نے اس موقع پر مسکراہٹ کی وجہ پوچھی تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضوء کے بعد اسی طرح مسکراتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ترمذیؒ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ''بیعت رضوان'' کے موقع پر سیدنا عثمان غنیؓ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ''سفیر'' بن کر مکہ گئے تھے کہ خبر مشہور ہوگئی کہ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ شہید کردیئے گئے..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو حضرت عثمان غنیؓ کا بدلہ لینے کیلئے میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، اس وقت تقریباً چودہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت عثمان غنیؓ کے خون کا بدلہ لینے کیلئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر ''موت کی بیعت'' کی اس موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ حضرت عثمان غنیؓ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ ''بیعت'' عثمانؓ کی طرف سے ہے اس بیعت کا نام بیعت رضوان اور ''بیعت شجرہ'' ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیعت رضوان کرنے والوں سے اپنی رضا اور خوشنودی کا اعلان فرمایا ہے۔ حضرت سیدہ رقیہؓ کی وفات کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیٹی حضرت سیدہ ام کلثومؓ کا نکاح بھی سیدنا عثمان غنیؓ سے کردیا اس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جبرائیل امین علیہ السلام ہیں جو کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں اپنی دوسری بیٹی (ام کلثومؓ) کا نکاح بھی آپؓ (عثمانؓ) سے کردوں دوسری بیٹی سیدہ

حضرت ام کلثوم کی وفات کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں اور ایک روایت کے مطابق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری سو بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے ان کو سیدنا عثمان غنیؓ کے نکاح میں دیتا رہتا.....‘‘

جنگ تبوک کے موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو اس جنگ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب فرمائی......اس موقع پر صدق و وفا کے پیکر خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے گھر کا تمام سامان اور مال و اسباب اور خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروقؓ نے نصف مال لاکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نچھاور کردیا، ایک روایت کے مطابق اس موقع پر سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور ایک ہزار اشرفیاں جنگ تبوک کے لئے اللہ کے راستہ میں دیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر مبارک سے نیچے تشریف لائے اور حضرت عثمان غنیؓ کی سخاوت سے اس قدر خوش تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے اشرفیوں کو الٹ پلٹ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ’’ماضر عثمان ما عمل بعد هذا اليوم‘‘ آج کے بعد عثمانؓ کا کوئی کام اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا.....

حضرت سعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اول شب سے طلوع فجر تک ہاتھ اٹھا کر سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے لئے دعا فرماتے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ’’اے اللہ! میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہوجا۔‘‘

ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ! اے عثمان اللہ تعالیٰ نے تیرے تمام گناہ معاف کردیئے ہیں جو تجھ سے ہوچکے یا قیامت تک ہوں گے۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنا ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل مبارک ظاہر ہوجائے مگر عثمان غنیؓ کیلئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے تو بغل مبارک ظاہر ہوجاتی تھی۔

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ ایک مدت تک ’’کتابت وحی‘‘ جیسے جلیل القدر منصب پر بھی فائز رہے...اس کے علاوہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط وغیرہ بھی لکھا کرتے تھے، حضرت عثمان غنیؓ کی یہ حالت تھی کہ رات کو بہت تھوڑی دیر کے لئے سوتے تھے اور تقریباً تمام رات نماز وعبادت میں مصروف رہتے، آپؓ ’’صائم الدہر‘‘ تھے، سوائے ایام ممنوعہ کے کسی دن روزہ کا ناغہ نہ ہوتا تھا، جس روز آپؓ شہید ہوئے اس دن بھی آپؓ روزہ سے تھے، ہر جمعۃ المبارک کو دو غلام آزاد کرتے، ایک مرتبہ سخت قحط پڑا تمام لوگ پریشان تھے اسی دوران حضرت عثمان غنیؓ کے ایک ہزار اونٹ غلے سے لدے ہوئے آئے تو مدینہ کے تمام تاجر جمع ہوگئے.....تاجروں نے کئی گنا زائد قیمت پر اس غلے کو خریدنے کی کوشش کی لیکن آپؓ نے فرمایا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ نفع ملتا ہے.....تم سب لوگوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے یہ سب غلہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ’’فقراء مدینہ‘‘ کو دے دیا.....جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرکے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو میٹھے پانی کے لئے بڑی دقت و تکلیف تھی، صرف ایک میٹھے پانی کا کنواں تھا جس کا نام ’’بیئر رومہ‘‘ تھا جو ایک یہودی کی ملکیت میں تھا، وہ یہودی جس قیمت پر چاہتا منگے داموں پانی فروخت کرتا......حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس کنویں کو خرید کر اللہ کے راستہ میں وقف کردے اس کے لئے جنت کی بشارت و خوشخبری ہے۔ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے اس کنویں کو خرید کر وقف کردیا۔ خلیفہ دوم سیدنا حضرت عمر فاروقؓ قاتلانہ حملہ میں شدید زخمی ہونے کے بعد جب دنیا سے رخصت ہونے لگے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے ان سے درخواست کی کہ آپؓ اپنا جانشین و خلیفہ مقرر فرمادیں......سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے ’’عشرہ مبشرہ‘‘ صحابہ کرامؓ میں سے چھ نامور شخصیات، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ کو نامزد کرکے ’’خلیفہ‘‘ کے انتخاب کا حکم دیا...... بالآخر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے خفیہ رائے شماری کے ذریعہ حضرت عثمان غنیؓ کو خلیفہ نامزد کیا.....

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اپنے پہلے خطبہ میں خاص طور پر یہ باتیں ارشاد فرمائیں! اے لوگو! نیک کام کرو، کیونکہ صبح و شام کوچ کرنا ہوگا، دنیا مکر و فریب میں لپٹی ہوئی ہے اس کے قریب بھی نہ آؤ، گزری ہوئی باتوں سے عبرت حاصل کرو۔

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے ۲۴ھ میں نظام خلافت کو سنبھالا اور خلیفہ مقرر ہوئے تو شروع میں آپؓ نے ۲۲ لاکھ مربع میل پر حکومت کی.....اس میں سے بیشتر ممالک فتح ہوچکے تھے لیکن ابھی یہاں مسلمان مستحکم نہیں ہوئے تھے اور خطرہ تھا کہ یہ ممالک اور ریاستیں دوبارہ کفر کی آغوش میں نہ چلی جائیں لیکن حضرت عثمان غنیؓ نے فوج کو جدید عسکری انداز میں ترتیب دیا، آپؓ کے دور خلافت میں سیدنا حضرت امیر معاویہؓ نے اسلام کا پہلا بحری بیڑا تیار کرکے ’’بحر اوقیانوس‘‘ میں اسلام کا عظیم لشکر اتار دیا اس طرح پاپائے روم پر سکتہ طاری کرکے آپؓ کی فوجوں

نے فرانس ویورپ کے کئی ممالک میں اسلام کے آفاقی نظام کو پہنچادیا...اسلامی فوجوں نے عثمانی دور میں ہی سندھ مکران، طبرستان اور کابل سمیت متعدد ایشیائی ممالک فتح کئے، آپؓ کے دور خلافت میں ہی اسلامی حکومت سندھ اور کابل سے لیکر یورپ کی سرحد تک پہنچ گئی سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں مملکت اسلامیہ کی حدود بہت وسیع ہوگئی تھیں....

یہاں انتظامی اور رفاہی شعبوں کا اجراء، ہر علاقہ میں سستے انصاف کی عدالتوں کا قیام بھی آپؓ کا منفرد کارنامہ ہے حضرت عثمان غنیؓ تمام صوبوں کے گورنر، قاضی اور ارکان دولت کی چھان پھٹک کر کے نہایت زیرک اور مخلص حاکم مقرر کرتے، آپؓ کا طریقہ تھا کہ ہر تین ماہ یا چھ ماہ بعد گورنروں اور عمال حکومت کے نام ہدایات جاری کرتے رہتے تھے.....ایک مرتبہ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے گورنروں کے نام حکم نامہ جاری کیا جس میں یہ تحریر تھا کہ!"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے امام یا امیر کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ قوم کا نگران یا چرواہا ہو، اور اللہ تعالیٰ نے اس لئے اس کو امیر نہیں بنایا کہ وہ عوام کو ٹیکسوں کے بوجھ تلے روند ڈالے۔"

ابن سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنیؓ کو اس حالت میں دیکھا کہ دوپہر کے وقت مسجد نبویؐ کے صحن میں کچی اینٹ کا تکیہ سر کے نیچے رکھے ہوئے آپؓ آرام فرمارہے ہیں، میں نے گھر جاکر اپنے والد سے دریافت کیا کہ ایسا حسین وجمیل شخص اس حالت میں کون تھا جو مسجد نبویؐ میں لیٹا ہوا تھا... والد نے کہا کہ یہ امیر المؤمنین سیدنا عثمانؓ ہیں (ابن کثیر جلد ۷، ص:۲۱۳) حضرت عثمان غنیؓ کا دور خلافت بے مثال اصلاحات اور رفاہی مہمات سے عبارت ہے، سادہ طرز زندگی، سادہ اطوار، اعلیٰ اخلاق، عام آدمی تک رسائی، ظلم وجور سے نفرت، زیادتی اور تجاوز سے دوری آپؓ کے شاہکار کارناموں میں شامل ہے، آپؓ کے پہلے چھ سال فتوحات وکامیابی وکامرانی کے ایسے عنوان سے عبارت ہیں کہ جن پر اسلام کی پوری تاریخ فخر کرتی رہے گی۔

خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنیؓ کو مصر کے بلوائی شہید کرنے کے درپے تھے اور تقریباً ساڑھے سات سو بلوائیوں نے ایک خط کا بہانہ بنا کر ملک میں بدامنی پیدا کر کے مدینہ منورہ پر قبضہ کرلیا....اس دوران سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے باغیوں کا سر کاٹنے کی اجازت چاہی تو آپؓ نے اجازت دینے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ! مجھ سے یہ نہ ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہو اور خود ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا خون بہاؤں.....مدینہ منورہ میں بلوائیوں نے بغاوت کا ایک ایسا وقت طے کیا کہ جب مدینہ منورہ کے تمام لوگ حج پر گئے ہوں اور صرف چند افراد یہاں ہوں.....تاکہ ایسے وقت میں امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کو خلافت سے دستبردار کرواکر اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کیلئے اسلام کی پرشکوہ "قصر خلافت" کو مسمار کرتے ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کو آگ وخون میں مبتلا کر کے اسلام کی مرکزیت کو پارہ پارہ کردیا جائے۔

ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: "اے عثمان! اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کی قمیص پہنائیں گے، جب منافق اس خلافت کی قمیص کو اتارنے کی کوشش کریں تو اس کو مت اتارنا یہاں تک کہ مجھے آملو (شہید ہوجاؤ)۔" چنانچہ آخری وقت میں جب باغیوں اور منافقوں نے آپؓ کے گھر کا محاصرہ کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ! مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا تھا (منافق خلافت کی قمیص اتارنے کی کوشش کریں گے تم نہ اتارنا) چنانچہ میں اس عہد پر قائم ہوں اور صبر کررہا ہوں، ۳۵ھ ذیقعدہ کے پہلے عشرہ میں باغیوں نے آپؓ کے گھر کا محاصرہ کیا.....حافظ عماد الدین نے "البدایہ والنہایہ" میں لکھا ہے کہ باغیوں کی شورش میں حضرت عثمان غنیؓ نے صبرو استقامت کا دامن نہیں چھوڑا.....محاصرہ کے دوران چالیس روز تک آپ کا کھانا اور پانی باغیوں نے بند کر دیا اور ۱۸ ذوالحجہ کو چالیس روز سے بھوکے پیاسے ۸۲ سالہ مظلوم مدینہ خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنیؓ کو جمعہ المبارک کے روز، قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے روزہ کی حالت میں انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کردیا گیا۔ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے ۱۲ دن کم ۱۲ سال تک ۴۴ لاکھ مربع میل کے وسیع وعریض خطہ پر اسلامی سلطنت قائم کرنے اور نظام خلافت کو چلانے کے بعد جام شہادت نوش کیا۔ رضی اللہ عنہ۔☆☆

اظہار تعزیت

کراچی.....مولانا قاری اللہ وسایا صاحب کے چھوٹے بھائی قاری عبدالشکور بہاول پوری خطیب جامع مسجد حنفیہ چھوٹا گیٹ ایئرپورٹ کراچی مختصر علالت کے بعد ۴۹ سال کی عمر میں ۲۳ راگست ۲۰۱۶ء بروز منگل انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے درس وتدریس اور امامت وخطابت کا آغاز اپنے آبائی شہر اوچ شریف ضلع بہاول پور کی مرکزی مسجد امیر حمزہ سے کیا۔ بعدازاں کراچی آگئے۔ کچھ عرصہ اشرف المدارس میں مدرس رہے اور ۱۹۹۶ء تادم آخر اقرأ مدرسۃ القرآن بکرا پیڑی لیاری میں مدرس رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا قاضی احسان احمد، رانا محمد انور اور سید انوار الحسن ودیگر نے مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور مغفرت کی دعا کی۔

روضۂ رسول ﷺ ... کتاب وسنت کی روشنی میں!

مولانا محمد تبریز عالم حلیمی قاسمی، حیدرآباد دکن

یقیناً مکان کی شہرت وشرافت، خاصیات و خصوصیات اور عظمت وعقیدت کا دارومدار صاحب مکان پر موقوف ہوتی ہے، مسجد اس لئے احب البقاء اور قابل احترام ہے کہ وہ خانہ خدا اور مرکز ذکر الٰہی ہے، مے خانہ اس لئے برا ہے کہ وہ برائیوں کا اڈہ ہے، کیا خانہ کعبہ کا تقابل کسی اور خانہ خدا سے کیا جاسکتا ہے؟ نہیں، کیونکہ وہ صرف خانہ نہیں بلکہ تجلی ربانی کا مرکز ہے، وہ صرف ایک گھر نہیں بلکہ پہلی عبادت گاہ ہے، وہ صرف مرکز اسلام ہی نہیں بلکہ مرکز نزول وحی بھی ہے۔

مدینہ منورہ کی حیثیت ہجرت گاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بننے سے پہلے ایک زراعتی شہر سے زیادہ نہیں تھی اور ہجرت گاہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم بننے کے بعد اس کی عظمت وعزت میں چار چاند لگ گئے، اس شہر کو پہلے یثرب کہا جاتا تھا، لیکن جب اسے قیام گاہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر چن لیا گیا تو اس کا نام "مدینہ" پڑ گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت سے "منورہ" بن گیا، اور پھر آنجناب کی توجہات کی وجہ سے مدینہ کی مختلف فضیلتیں امت کے سامنے آئیں، مدینہ کے ساتھ الرسول لگایا جائے تو الگ فضیلت، الطیبہ بڑھایا جائے تو الگ فضیلت، دارالہجرۃ کہا جائے تو مستقل فضیلت، حرم رسول اللہ کہا جائے تو الگ فضیلت بلکہ شرف وسعادت کی ایک مستند ترین بات یہ ہے کہ اللہ نے مدینہ کا نام طابہ اور طیبہ رکھا، کہتے ہیں کہ کثرت اسماء، کثرت شرافت کو لازم کرتی ہے، صاحب وفاء الوفاء نے مدینہ کے ۹۶ نام شمار کئے ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہاں کی آب وہوا صحت بخش ہوگئی، وہاں کی سکونت دنیا وعقبیٰ کی بھلائی کا سبب بن گئی، وہاں کی تکلیف ومصیبت پر صبر کرنا، شفاعت نبی کا ذریعہ بن گیا، وہاں کے پھل، سبزی اور اشیاء خورد ونوش حتیٰ کہ صاع ومد میں برکت ہونے لگی، وہاں طاعون اور دجال کا داخلہ ممنوع ہوگیا، اہل مدینہ کے ساتھ مکر وفریب کرنے والے کو نمک کی طرح پگھلنے کی وعید سنائی گئی، وہاں جینے مرنے کے فضائل بیان کئے گئے، اس شہر مدینہ کے میوہ جات میں ہی نہیں، بلکہ شہر پاک کی خاک پاک میں تاثیر شفا ودیعت کردی گئی، وہاں کے باشندوں کے ساتھ تکریم وتعظیم کی وصیت کی گئی اور اخیر میں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کردیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو بزرگی دی اور اس کو حرم قرار دیا، اور میں نے مدینہ کو بزرگی دی ہے، اور مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی بزرگی کا تقاضہ یہ ہے کہ نہ تو اس میں خونریزی کی جائے، نہ وہاں جنگ کے لئے ہتھیار اٹھایا جائے اور نہ اس کے درخت کے پتے جھاڑے جائیں۔ (مسلم باب فضل المدینہ:۱۳۷۴)

اگرچہ حرم مکہ اور حرم مدینہ کے درمیان فقہی اعتبار سے فرق ہے، لیکن تعظیم وتکریم اور عزت وشرف کے اعتبار سے مکہ اور مدینہ کا حرمین شریفین ہونا متفق علیہ بات ہے، پھر مدینے کو نبوی قیامگاہ ہونے کی وجہ سے جس طرح غلبہ حاصل ہوا اور جس طرح انصار مدینہ اور مہاجرین نے مشرق سے مغرب تک پورے عالم کو اپنے زیر اثر کیا، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، بلکہ یہ اس حدیث کی کھلی تفسیر تھی جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا ہے، جو تمام بستیوں پر غالب رہے گی۔ (بخاری باب فضل المدینہ:۱۸۷۱)

بہر حال اس طویل تفصیل کے بعد ایک اہم سوال یہ ہوتا ہے کہ آخر وہ یثرب، مدینہ منورہ کیوں بنا، وہاں کی خاک، حضور کی آمد کے بعد خاک پاک کیوں بنی اور اس خاک پاک کی عزت وآبرو میں ایسا اضافہ کیوں ہوا کہ:

"خورشید بھی گیا تو ادھر سر کے بل گیا"

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے بھی وہاں لوگ جیتے اور مرتے تھے، لیکن سرکار دو عالم کی آمد کے بعد وہاں کا جینا عبادت اور وہاں کا مرنا عبادت کیوں بنا، وہاں کے ذرات آفتاب وماہتاب کیوں بنے، لوگوں نے وہاں کی خاک کو سرمہ چشم بنانے میں فخر کیوں محسوس کیا؟ الغرض اس طرح کے جتنے سوالات ہوسکتے ہیں، ان کا ایک ہی جواب ہے اور اس جواب کے سوا، اور کوئی جواب ہو بھی نہیں سکتا، وہ یہ کہ اب وہ صرف یثرب نہیں بلکہ مدینۃ الرسول بن گیا، اس رسول کا شہر بن گیا جس کے لئے پوری کائنات بنائی اور سجائی گئی، جس پر خود خالق

کائنات اور معصوم فرشتے درود وسلام بھیجتے ہیں، وہ اس رسول کا شہر بن گیا جس کے سامنے حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی باادب بیٹھتے ہیں، وہ اس رسول کا شہر بن گیا جس کو حالت بیداری میں دیدار الٰہی کا شرف حاصل ہوا، وہ اس رسول کا شہر بن گیا جو صرف نبی نہیں بلکہ خاتم النبیین ہونے کے ساتھ رحمۃ للعالمین بھی ہے، وہ اس رسول کا شہر بن گیا جس کی شان والا تبار میں گستاخی موجب کفر ہونے کے ساتھ ساتھ موجب قتل بھی ہے، اور جس کی اطاعت کے بغیر خدا کی اطاعت بے کار ہے، وہ اس رسول کا شہر بن گیا جن کے بارے میں ایک شاعر نے حقیقت پسندانہ شعر کہنے کی کوشش کی ہے۔

رخ مصطفی ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا کوئی آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں ہے اور نہ دکان آئینہ ساز میں

اختصار کی کوشش کرتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ سب کچھ صرف اس لئے ہوا کہ وہاں سرکار دوعالم، فخر موجودات، محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس نے مستقل سکونت اختیار کرلی، جس کی ایک ادنیٰ صحبت بھی ہزار سالوں کی عبادت سے افضل ہے، ایک واقعہ پڑھیے، جو سیرت کا مشہور واقعہ ہے، غزوہ حنین میں مسلمانوں کو بہت زیادہ مال غنیمت ہاتھ آیا تھا، جس کے حقدار انصار مدینہ بھی تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تالیف قلب کی مصلحت کے پیش نظر سارا مال قبائل قریش میں تقسیم فرمادیا، انصار مدینہ پر اس کا بڑا گہرا اثر ہوا اور دل میں ایسی کبیدگی پیدا ہوگئی کہ کچھ لوگوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ رسول اللہ اپنی قوم سے مل گئے، جب حضور کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے درد انگیز تقریر فرمائی اور ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”اے جماعت انصار! کیا تم اس پر راضی نہیں ہوسکتے کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر جائیں اور تم رسول اللہ کو اپنے یہاں لے جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، یقیناً تم جو لے کر جاؤ گے وہ اس سے ہزار درجے بہتر ہے، جسے وہ لوگ لے کر جائیں گے۔“ (زادالمعاد:۳/۴۱۶)

غور کریں، انصار مدینہ کو خوش کرنے کے لئے مال وزر بھی دیا جاسکتا تھا اور وہ اسی کے مستحق تھے کیونکہ وہ اس کے حقدار تھے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ایسی بے نظیر، لاثانی اور روحانی و نورانی ذات تھی کہ آپ نے انہیں ”رسول اللہ“ ہی عنایت فرمادیا، انصار مدینہ کے تو نصیب ہی چمک اٹھے، ان کے نصیبہ ور ہونے میں کیا کوئی کلام بھی ہوسکتا ہے، سچ ہے ہر چیز میں خیر کا پہلو بھی ہوتا ہے، انصار کی یہ ناراضگی وکبیدگی کتنی سودمند ثابت ہوئی، کوئی انصار سے ہی پوچھے، اور یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے آپ کو محمد نہ کہنا بلکہ رسول اللہ کہنا ایک ایسی لطیف تعبیر ہے جسے اہل دل ہی سمجھ سکتے ہیں، روایتوں میں آتا ہے، انصار مدینہ یہ سن کر اتنا روئے کہ ان کی ڈاڑھیاں تر ہوگئیں اور سب نے بیک زبان کہا کہ ہم دل و جان سے اس سودے پر راضی ہیں، اب ہمیں کچھ نہیں چاہیے کیونکہ ہمیں لازوال دولت مل گئی۔

”رضینا برسول اللہ ﷺ قسما وحظا۔“ (زادالمعاد:۳/۴۱۶)

آپ علیہ السلام اپنی زندگی میں جس طرح تمام مسلمانوں کے لئے محبت واحترام کا قبلہ وکعبہ تھے اپنی وفات کے بعد بھی آپ کا روضۂ اقدس دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے محبت واحترام کا قبلہ وکعبہ ہے، یہ ہمارے ایمان کا اٹوٹ حصہ ہے۔

روضۂ رسول کا مقام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قبر میں، بلکہ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی قبروں میں زندہ ہونا، جمہور امت کے متفقہ مسائل میں سے ہے، اگرچہ حیات کی نوعیت میں فرق ہے، اس لئے مدینہ منورہ کی سرزمین کا وہ حصہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر اور اعضاء مبارکہ سے مس کر رہا ہے، وہ پورے روئے زمین میں افضل ترین حصہ ہے، بلکہ قاضی عیاض مالکیؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ یہ حصہ کعبہ سے بھی افضل ہے۔

روضۂ رسول کی زیارت کے فضائل:

(۱) سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“

تشریح: شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں: اس خصوصیت کی کوئی خاص وجہ ہے، کیونکہ جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا تعلق ہے اس نعمت سے ہر مسلمان کو نوازا جائے گا، اور آپ کی یہ کرم فرمائی اور مومن نوازی جملہ مسلمانوں کے لئے عام ہے، لیکن یہاں پر شفاعت سے مراد خاص شفاعت ہے جو درجہ خاص کے حصول کا ذریعہ ہوگی، ان کے علاوہ غیر زائرین کا اپنے زیادتی اعمال اور کثرت فضائل کے باوجود اس درجہ پر پہنچنا میسر نہ ہوگا۔

آگے لکھتے ہیں:

اس کے علاوہ زائر کے لئے یہ بشارت بھی ہے کہ وہ دین اسلام پر مرے گا، یہ بھی سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت کے طفیل ہوگا، وہ اس طرح کہ شفاعت کے لئے دین اسلام پر مرنا ضروری ہے۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب:۲۵۸)

مولانا ظفر احمد تھانویؒ لکھتے ہیں: زائر کے لئے شفاعت کی جو بشارت ہے کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی فضیلت ہوسکتی ہے۔ (اعلاء السنن:۱۰/ص:۴۹۸)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہیں لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔

(شعب الایمان: فضل الحج والعمرۃ: ۳۸۵۷)

مولانا محمد منظور نعمانیؒ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قبر مبارک میں بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کا اپنی منور قبور میں زندہ ہونا جمہور امت کے مسلمات میں سے ہے، اگرچہ حیات کی نوعیت میں اختلاف ہے، اور روایات اور خواص امت کے تجربات سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو امتی قبر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں، آپ ان کا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں، ایسی صورت میں بعد وفات آپ کی قبر پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے اور بالمشافہ سلام کا شرف حاصل کرنے ہی کی ایک صورت ہے اور بلاشبہ ایسی سعادت ہے کہ اہل ایمان ہر قیمت پر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔" (معارف الحدیث ۴/۴۵۸)

(۳) جس شخص نے مکہ کا قصد کیا اور پھر میری زیارت اور میری مسجد میں شرف حاضری کے حصول کا قصد کیا تو اس کے دو مقبول حج لکھے جاتے ہیں۔

(جذب القلوب: ۲۶۱)

روضۂ اقدس کی زیارت کے فضائل کے سلسلہ میں یہ تین روایتیں بطور نمونہ کے لکھی گئی ہیں، تفصیل کے لئے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی جذب القلوب کا مطالعہ کریں، جس میں انہوں نے اختصار کے ساتھ تیرہ روایات کو جمع کیا ہے، اگرچہ بعض روایات پر کلام بھی کیا گیا ہے، جن کے بارے میں مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ کا تبصرہ ایک وقیع تبصرہ ہے، لکھتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے جن منافع اور برکات ومصالح کا اوپر ذکر کیا گیا ہے، اگر اس کو پیش نظر رکھ کے ان احادیث پر غور کیا جائے جو اس زیارت کی ترغیب میں مروی ہیں تو خواہ سند کے لحاظ سے ان پر کلام کیا جاسکے لیکن معنوی لحاظ سے وہ دین کے پورے فکری اور عملی نظام کے ساتھ بالکل مربوط اور ہم آہنگ نظر آئیں گی اور ذہن سلیم اس پر مطمئن ہو جائے گا کہ قبر مبارک کی یہ زیارت، صاحب قبر کی ذات اقدس کے ساتھ ایمانی تعلق اور محبت وتوقیر میں اضافہ اور دینی ترقی کا خاص وسیلہ ہے، یقین ہے کہ ہر خوش نصیب، صاحب ایمان بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے زیارت کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا ہے اس کی شہادت دے سکے گا۔"

(معارف الحدیث ج:۴، ص:۴۵۹)

روضۂ رسول کی زیارت کا حکم:

انبیاء چونکہ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔ (مسند ابو یعلیٰ: ۳۴۲۵) موت ان کے لئے مزیل حیات نہیں ہوتی؛ بلکہ ساتر حیات ہوتی ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی قبر اطہر میں باحیات ہیں: اس لئے زیارت قبر اطہر کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، انہیں روایات کے پیش نظر احناف کے یہاں زیارت روضۂ اقدس کا حکم قریب بہ واجب ہے، جمہور کے نزدیک مستحب ہے اور بعض مالکیہ اور بعض ظاہریہ کے نزدیک واجب ہے اور ابن تیمیہ زیارت قبر اطہر کو غیر مشروع کہتے ہیں۔

ملا علی قاریؒ نے شرح الشفاء میں قاضی عیاض مالکیؒ کے حوالے سے لکھا ہے:

یعنی قبر اطہر کی زیارت مسلمانوں کی متفق علیہ سنت ہے اور اس کی ایسی فضیلت ہے جس کی رغبت ہر مسلمان کو کرنی چاہئے۔ (شرح الشفاء: ۲/۱۵۰)

لہٰذا ہر صاحب استطاعت شخص کی یہ خواہش ہونی چاہئے کہ اسے جب بھی موقع ملے گا وہ روضۂ اقدس کی زیارت کرے گا اور جو لوگ حج کرنے جاتے ہیں، انہیں روضۂ اقدس کی زیارت بھی کرنی چاہئے، اگرچہ روضۂ اقدس کی زیارت حج کا کوئی رکن یا جز نہیں ہے، لیکن شروع سے امت کا یہ تعامل چلا آرہا ہے کہ خاص کر دور دراز علاقوں کے مسلمان جب حج کو جاتے ہیں تو روضہ پاک کی زیارت اور وہاں درود و سلام کی سعادت ضرور حاصل کرتے ہیں اور کسی سے اس کا انکار منقول نہیں ہے، تو یہ اجماع کے درجہ میں ہے، اعلاء السنن کے حاشیہ میں ہے:

اور جن لوگوں نے زیارت قبر اطہر کو ممنوع و مکروہ لکھا ہے، ان کے بارے میں ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ: یعنی باب زیارت کی روایات بہت زیادہ ہیں، اس کے فضائل مشہور ہیں اور جس نے بھی اس کا انکار کیا ہے حقیقت میں اس نے ان بدعات ومنکرات کا انکار کیا ہے، جن میں سے اکثر گناہ کبیرہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، رقم الحدیث: ۲۷۵۶، باب حرم المدینہ)

البتہ حاجیوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ پہلے حج مکمل کرلیں پھر زیارت کے لئے مدینہ منورہ جائیں، کیونکہ حج فرض ہے اور زیارت روضہ اقدس قریب بہ واجب ہے اور حق اللہ کی تقدیم مناسب بات ہے، البتہ حضرت حسنؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے بڑی اچھی بات نقل کی ہے کہ اگر حج فرض ہو تو حاجی کے لئے بہتر یہ ہے کہ پہلے حج کرے پھر زیارت کرے، اگرچہ زیارت کی تقدیم میں کوئی گناہ نہیں، وہ بھی جائز ہے، اور اگر حج نفل ہو تو اسے اختیار ہے، جس سے چاہے

آغاز کرے۔ (دیکھئے فتح القدیر: ۳/۱۹۷، کتاب الحج)

روضۂ اقدس کی زیارت کیلئے سفر کا شرعی حکم:

ابن تیمیہ رحمہ اللہ قبر اطہر کی زیارت کے لئے سفر کو ناجائز کہتے ہیں وہ فرماتے ہیں: کہ مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کی نیت سے سفر کرے پھر روضہ اقدس کی زیارت کرے، مستقل طور سے روضۂ اقدس کی نیت سے سفر نہ کرے؛ لیکن جمہور امت کے نزدیک قبر اطہر کی زیارت کے لئے سفر کرنا نہ صرف جائز ہے؛ بلکہ اہم عبادتوں میں سے ہے اور بڑا کار ثواب ہے؛ کیونکہ روضۂ اقدس کی زیارت کی فضیلت کے بارے میں روایات بہ کثرت وارد ہیں، دوسری بات یہ کہ پوری امت کا یہ تعامل چلا آرہا ہے کہ ہر حاجی کہ کا ایک لاکھ نمازوں کا ثواب چھوڑ کر چار سو میل طویل سفر کرکے مدینہ جاتا ہے، ظاہر ہے کہ حجاج صرف مسجد نبوی کی زیارت کے لئے نہیں جاتے؛ بلکہ ان کا مقصود روضہ اقدس پر حاضری ہوتی ہے اور تعامل ایک مستقل دلیل ہے، چنانچہ ابن ہمامؒ لکھتے ہیں: یعنی میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ خالص زیارت کی نیت کرے؛ کیونکہ حدیث لاتعملہ حاجۃ الا زیارتی (کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو) کے ظاہر کے موافق ہے۔ (فتح القدیر: ۳/۱۸۰)

اور شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے یہی علماء دیوبند کا مسلک نقل کیا ہے:

یعنی ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے؛ بلکہ واجب کے قریب ہے، گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی وغیرہ کی نیت کرے۔ (المہند علی المفند: ۲۷)

روضۂ اقدس پر دعائے مغفرت کی درخواست:

چونکہ سرکار دو عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر اطہر میں باحیات ہیں؛ اس لئے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ان سے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا، سفارش کی درخواست کرنا اور استمداد جائز تھا، ویسے دنیا سے رخصت فرما جانے کے بعد بھی روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر درخواست کرنا جائز ہے؛ لہٰذا روضۂ اقدس پر حاضری دینے والے یہ درخواست کرسکتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سراپا گنہگار ہیں آپ بارگاہ خداوندی میں ہماری مغفرت کے لئے دعا فرمادیں۔ مفتی شفیع صاحب عثمانیؒ نے آیت: "ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔" (النساء: ۶۴) کے ذریعہ اس مسئلہ کے جواز پر استدلال کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں:

"یہ آیت اگرچہ خاص واقعہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے؛ لیکن اس کے الفاظ سے ایک عام ضابطہ نکل آیا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوجائے اور آپ اس کے لئے دعائے مغفرت کردیں، اس کی مغفرت ضرور ہوجائے گی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری جیسے آپ کی دنیوی حیات کے زمانہ میں ہوسکتی تھی اسی طرح آج بھی روضۂ اقدس پر حاضری اسی حکم میں ہے۔" (معارف القرآن: ۲/۴۵۹)

اسی سلسلہ کا ایک واقعہ پڑھیے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرکے فارغ ہوئے تو اس کے تین روز بعد ایک گاؤں والا آیا اور قبر شریف کے پاس آکر گر گیا، اور زار زار روتے ہوئے آیت: "ولو انھم اذ ظلموا انفسھم... الخ" کا حوالہ دے کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گنہگار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے دعائے مغفرت کردیں تو اس کی مغفرت ہوجائے گی، اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں، اس وقت جو لوگ حاضر تھے، ان کا بیان ہے کہ اس کے جواب میں روضۂ اقدس کے اندر سے آواز آئی: "قد غفرلک" یعنی تیری مغفرت کردی گئی۔ (البحر المحیط فی التفسیر: ۳/۶۹۴)

مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"مگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سماع میں کسی کو خلاف (اختلاف) نہیں، اسی وجہ سے ان کو مستثنیٰ کیا ہے اور دلیل جواز یہ ہے کہ فقہاء کرام نے بعد سلام کے وقت زیارت قبر مبارک کے شفاعت مغفرت کا عرض کرنا لکھا ہے؛ پس یہ جواز کے واسطے کافی ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ: ۱۴۳، ادارہ اسلامیات، لاہور)

روضۂ اقدس پر درود وسلام:

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر واپس کردیتے ہیں، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دے دیتا ہوں۔ (ابوداؤد، رقم الحدیث: ۲۰۴۱، باب زیارۃ القبور)

اس روایت میں اگرچہ روضۂ اقدس کی قید نہیں ہے؛ لیکن سنن ابوداؤد کے مصنف نے یہ روایت باب زیارۃ القبور کے تحت ذکر کی ہے، جس کا مطلب ہے کہ یہاں حضور پر سلام سے مراد زیارت روضہ اقدس کے وقت سلام کرنا ہے؛ چنانچہ اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے، جو شعب الایمان میں نقل کی گئی ہے،

اس کے الفاظ ہیں: "ما من عبد یسلم علی عند قبری۔" (شعب الایمان:۳۸۵۹، باب فضل الحج والعمرۃ)

اور درود کے سلسلہ میں روایات بھی بکثرت وارد ہیں۔ (دیکھئے: القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع)

بہرحال اللہ تعالیٰ نے ایسا نظام بنایا ہے کہ آپ روضۂ اقدس کے پاس سلام کریں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اور اس کے سلام کا جواب وعلیک السلام کے ذریعہ دیتے ہیں، گویا ایک اعتبار سے روضۂ اقدس پر سلام کرنے سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے، اگر یہ نعمت ساری دنیا بلکہ اس دنیا جیسی چار پانچ دنیا خرچ کرکے بھی حاصل ہو تو ایک امتی کے حق میں ارزاں اور سستی ہے۔

حضرت شاہ صاحبؒ کا مشاہدہ:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م:۱۱۷۶ھ) قدس سرہ نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں مذکورہ حدیث کے تحت گفتگو کی ہے، خلاصہ درج ذیل ہے:

"روح پاک جو مشاہدہ حق میں مشغول ہے اور جس کا کسی طرف التفات باقی نہیں رہا، باذن الٰہی وہ سلام پیش کرنے والے کی طرف ملتفت ہوتی ہے اور جواب دیتی ہے، یعنی روح پاک سے سلام کرنے والے کو فیض پہنچتا ہے، شاہ صاحب فرماتے ہیں: میں نے ۱۱۴۴ھ میں جب میرا قیام مدینہ منورہ میں تھا، اس بات کا بار بار مشاہدہ کیا ہے یعنی روح نبوی سے فیض پایا ہے۔" (رحمۃ اللہ الواسعۃ ۴/۳۳۵)

علامہ سخاویؒ نے اپنی مایہ ناز کتاب: القول البدیع میں روضۂ اقدس پر کئے جانے والے سلام کے تعلق سے کئی واقعات نقل کئے ہیں، چند ملاحظہ فرمائیں:

سلیمان ابن سحیمؒ سے منقول ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، میں نے پوچھا: "اے اللہ کے رسول جو لوگ آپ کے روضے پر حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں، آپ اس کو سمجھتے ہیں؟ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں سمجھتا ہوں، اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔"

ابراہیم بن شیبانؒ کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا پھر فراغت کے بعد مدینہ آیا، اور روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر سلام کیا، تو میں نے حجرۂ شریف کے اندر سے "وعلیک السلام" کی آواز سنی۔" (القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع:۱/۱۶۵، مکتبہ شاملہ)

حضرت رفاعیؒ کا ایک واقعہ:

سید احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ جو حضرت غوث پاک کے معاصر ہیں، انہوں نے ۵۵۵ھ میں جب حج کیا اور روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے تو عرض کیا: السلام علیک یا جدی (دادا جان السلام علیک) جواب مسموع ہوا وعلیک السلام یا ولدی (بیٹا! وعلیک السلام) اس پر ان کو وجد ہوا اور بے اختیار یہ اشعار زبان پر جاری ہوئے:

"جب ہم دور تھے تو اپنی روح کو اپنا نائب بنا کر بھیج دیا کرتے تھے وہ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر زمین بوس ہو جایا کرتی تھی، اب جسم کی باری آئی ہے، ذرا اپنا دست مبارک بڑھایئے، تاکہ میرا لب اس سے بہرہ ور ہو سکے اور ہونٹوں کو (بوسہ) کی دولت نصیب ہو جائے۔"

علامہ جلال الدین السیوطیؒ نے نقل کیا ہے کہ روضۂ اقدس کے اندر سے ایک نہایت نورانی ہاتھ ظاہر ہوا (جس کے روبرو آفتاب بھی ماند تھا) وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک تھا، انہوں نے دوڑ کر بوسہ دیا اور بے ہوش ہوگئے، بس ہاتھ غائب ہوگیا، مگر کیفیت یہ ہوئی کہ تمام مسجد نبوی میں نور ہی نور پھیل گیا، ایسا نور کہ اس کے سامنے آفتاب کی بھی حقیقت نہ تھی، اور واقعی آفتاب کی، اس نور کے سامنے کیا حقیقت ہوتی، ایک بزرگ سے جو کہ اس واقعہ میں حاضر تھے کسی نے پوچھا کہ آپ کو رشک تو بہت ہوا ہوگا، فرمایا ہم تو کیا اس وقت ملائکہ کو بھی رشک تھا کہ ہمیں بھی یہ دولت نصیب ہوتی۔

(دیکھئے خطبات حکیم الامت:۱۳/۲۰۲)

اگرچہ بعض ظاہر پرست اور تصوف سے دلچسپی نہ رکھنے والے علماء نے اس واقعہ کا انکار کیا ہے: لیکن محققین علماء نے اس واقعہ کی صحت پر شبہ نہیں کیا ہے، ہمارے اکابر میں حضرت تھانویؒ نے اشرف الجواب میں اسی طرح مفتی عبدالرحیم لاجپوریؒ نے فتاویٰ رحیمیہ میں اس واقعہ کو علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا رسالہ "شرف ختم" کے حوالے سے سند کے ساتھ نقل کیا۔ (جاری ہے)

محمد ﷺ کے شہر میں

مولانا امام علی دانش لکھیم پوری

ہر شے مہک رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں — خوشبو بسی ہوئی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
چالیس وقت پڑھ کے نمازیں خرید لو — جنت بھی بک رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
جس سمت دیکھتا ہوں برستی ہیں رحمتیں — بخشش کی کیا کمی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
کس کس کا تذکرہ کروں کس کس کا نام لوں — ہر شے میں دلکشی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
دانش ہمارے دل میں تھی جتنی بھی آرزو
پوری وہ ہوگئی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی

۷؍ستمبر۱۹۷۴ء

یومِ تحفظِ ختم نبوت.... یومِ تجدید عہد

مولانا قاضی احسان احمد

سیاہ کو سفید بنانے کی سعی بند کرسکیں۔ ☆☆☆

۷؍ستمبر۱۹۷۴ء تاریخ اسلام کا ایک نہایت عظیم اور روشن دن ہے۔ اسلامی تاریخ ایسے ان گنت واقعات اور داستانوں سے پُر ہے، جنہیں جان کر ایک مسلمان کے اندر نیا جوش و ولولہ پیدا ہوتا ہے، روح اور ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے، جسم کو قوت اور طاقت، سرور و فرحت ملتی ہے۔ تاریخ پاکستان بھی اپنی دھرتی پر ایسی داستان رقم کرچکی ہے۔ پاکستان کے نقشہ کا دنیا کے افق پر ابھرنا ایک مستقل تاریخ کا اہم اور یادگار حصہ ہے۔

۷؍ستمبر۱۹۷۴ء یہ تاریخ کا وہ روشن دن ہے، جس دن مسلمانوں کی ۹۰ سالہ محنت ثمر آور ہوئی۔ عقیدۂ ختم نبوت کو سربلندی ملی، مسلمانوں کو فتح اور کامیابی حاصل ہوئی، اس دن نبی آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا بول بالا ہوا؟ مرزائیت کا منہ کالا ہوا، اسلامیان ملت بارگاہ ایزدی میں سرخ رُو ہوئے، مسلمانان عالم بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں شفاعت کے مستحق قرار پائے۔

۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء سے چلنے والی تحریک ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کن مرحلہ پر فتح ہوئی، جب نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے جو مستقل ایک کمیٹی کی شکل میں تحلیل کی گئی تھی، اپنی سفارشات کی روشنی میں ۱۳ دن مکمل بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے اپنے کفریہ اور ملحدانہ عقائد کی بنا پر امت مسلمہ کا حصہ نہیں ہیں، انہیں اپنی نسبت اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنے کا کوئی حق نہیں ہے لہٰذا:

"قادیانیت سے متعلق فیصلہ پوری قوم و ملت کا فیصلہ ہے کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور امت مسلمہ کا حصہ نہیں ہیں۔"

دیکھنے میں یہ صرف عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کا دن نظر آتا ہے لیکن اگر بہ نظر غائر دیکھا جائے تو درحقیقت پورے دین کے تحفظ اور بقا کا دن ہے، اس لئے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ سے دین اسلام کا تحفظ لازم آتا ہے، اس عقیدہ کی بقا سے شریعت محمدی کی بقا لازم آتی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت محفوظ ہونے سے آسمانی کتابوں میں آخری کتاب قرآن کریم کی حفاظت لازم آتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں تو اس سے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا آخری صحابہ کی جماعت ہونا لازم آتا ہے، کیونکہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں تو آپ کے صحابہ بھی آخری ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت کے بعد انبیاء علیہم السلام کے صحابہ کرام میں سے کوئی صحابی نہیں ہے۔

ازواج مطہرات، امہات المومنینؓ امت کی مائیں ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں تو حضور کے بعد امہات المومنین کا سلسلہ بھی منقطع ہوگیا۔ الغرض تحفظ ختم نبوت میں پورے دین کی بقا کا راز مضمر ہے، لہٰذا اس عقیدہ کی حفاظت پر امت نے اپنی ساری توانائیاں صرف کی ہیں۔

آپ اور میں دیکھتے ہیں کہ فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے ہمیں مشاہیر ملت کا نمایاں کردار نظر آتا ہے۔ علماء کرام، مشائخ عظام، قائدین قوم، ارباب اقتدار، پارلیمنٹ، جسٹس صاحبان، شعرائے کرام، سیاستدان، صحافی برادری، دانشوران قوم غرضیکہ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ افراد، اس فتنہ سے متعلق سرگرم عمل رہے۔

اس فتنہ کے استیصال کے لئے فکر انگیز، مبنی برحق، ایمان افروز، جہاد آفرین اور ولولہ انگیز داستانیں رقم کیں تاکہ آئندہ نسل اس عقیدہ کی اہمیت کا اندازہ لگا کر قادیانیت کے تعاقب کو جاری رکھے۔

چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تاسیس سے لے کر آج تک اکابر کے لگائے ہوئے گلشن کی آبیاری کرنے میں مصروف عمل ہے۔ پورے ملک میں سارا سال تبلیغی مشن جاری رہتا ہے مع بالخصوص ستمبر کے مہینہ میں عشرۂ ختم نبوت کے عنوان سے بہت مربوط اور منظم محنت کی جاتی ہے اس کے لئے رسائل، مضامین، اشتہارات، بینرز، پوسٹرز، ہینڈ بل اور دیگر تمام ذرائع ابلاغ استعمال کئے جاتے ہیں، جن سے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہوسکے اور فتنہ قادیانیت کی شرانگیزیوں سے امت مسلمہ کی حفاظت کی جاسکے۔

چنانچہ اس سال بھی گزشتہ سالوں کی طرح اسلام آباد، راولپنڈی، نوشہرہ، چارسدہ مردان، پشاور،

کوہاٹ، بنوں، لکی مروت، دیر، مالا کنڈ، ہری پور ہزارہ، ایبٹ آباد، مانسہرہ اوردیگر بہت سارے علاقوں میں ۷؍ستمبر کے حوالہ سے پروگرامات منعقد کئے گئے۔ اسی طرح لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ڈسکہ، گجرات، منڈی بہاؤالدین، چناب نگر، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ، ملتان، بہاولپور، بہاولنگر، چیچہ وطنی، رحیم یار خان، سکھر، میرپور خاص، ٹنڈوالہیار، ٹنڈو جانگ اور حیدرآباد میں بھی کامیاب ترین پروگراموں کا اہتمام کیا گیا۔

الحمدللہ! پورے ملک کی طرح بلوچستان کے کئی ایک علاقوں میں جیسے کوئٹہ، لورالائی، ژوب، چمن، خانوزئی اور دیگر بہت سارے علاقوں میں دفاع ناموس رسالت کے عنوان پر زبردست آواز لگائی گئی، قادیانیت کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کیا گیا۔

الحمدللہ! سندھ، پنجاب، کے پی کے اور بلوچستان بھر میں بہت نمایاں طور پر آواز لگی اور چار دانگ عالم میں تحفظ ختم نبوتؐ کی صدائے بازگشت سے ایک عالم گونج اٹھا۔

کراچی کی سرزمین ایک مستقل ملک کی حیثیت رکھتی ہے اپنی آبادی اور رقبہ کے اعتبار سے یہاں کے باشندگان جذبۂ حب الوطنی اور جذبہ دین و ایمان میں بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ پورے ملک کی طرح کراچی کی سرزمین پر بھی ۷؍ستمبر۱۹۷۴ء کی یاد میں پروگرامات انعقاد پذیر ہوئے۔

۲؍ستمبر بروز جمعۃ المبارک کا خطبہ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا دامت فیوضہم نے ملک عزیز کی نامور دینی درسگاہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں دیا۔ ختم نبوت کے حوالہ سے امت مسلمہ کو جو عظیم کامیابی اور کامرانی ۷؍ستمبر کے دن ظہور پذیر ہوئی لوگوں کے سامنے پیش کی۔

۲؍ستمبر بعد نماز عشاء تاج مسجد حلقہ آگرہ تاج میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام دفاع ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ ۷؍ستمبر۱۹۷۴ء منعقد ہوئی جس میں دیگر مقررین کے علاوہ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا پُرمغز اور مدلل بیان ہوا۔

۳؍ستمبر بروز ہفتہ حلقہ اورنگی ٹاؤن کے زیر اہتمام عظیم الشان فقید المثال چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں راقم الحروف، مولانا قاضی منیب الرحمٰن، استاذ العلما حضرت مولانا فضل محمد استاد حدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور شاہین ختم نبوت مناظر اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ شریک ہوئے اور ردّ قادیانیت کے موضوع پر مفصل اور پُراثر بیانات ہوئے۔

۴؍ستمبر بروز اتوار صبح دس بجے حلقہ منظور کالونی کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا، جس میں مقرر ذیشان، صاحب بیان حضرت مولانا مفتی محمد زبیر، راقم الحروف اور شاہین ختم نبوت کے خطاب ہوئے۔

۴؍ستمبر بروز اتوار بعد نماز ظہر ایل بلاک نارتھ ناظم آباد جامع مسجد منورہ میں دفاع ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تفصیلی خطاب فرمایا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد توحید گلشن حدید میں یوم ختم نبوت کی یاد میں پروگرام انعقاد پذیر ہوا جس میں مذکورہ بالا علماء ومشائخ نے شرکت کی اور عوام الناس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی سے متعلق آگاہ کیا۔

۵؍ستمبر بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد باب رحمت مدرسہ امام ابویوسف شادمان ٹاؤن میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ بحمدہ تعالیٰ تمام پروگرامات کو خوب پذیرائی نصیب ہوئی۔

۵،۶؍ستمبر کو میرپورخاص، مانو خان چانڈیو ضلع سانگھڑ، حیدرآباد میں بھی ۷؍ستمبر کے حوالہ سے عظیم الشان پروگرامات کا انعقاد ہوا۔

الحمدللہ! ۷؍ستمبر۱۹۷۴ء کے حوالہ سے جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، مرکز ختم نبوت میں ۷؍ستمبر بروز بدھ بعد نماز مغرب ایک عظیم الشان دفاع ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں کراچی بھر کے جید علماء کرام کو دعوت دی گئی۔

پروگرام کا انعقاد امیر مرکزیہ استاذ العلما حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ کی سرپرستی میں کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک، بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گلہائے عقیدت نچھاور کرنے کے بعد علماء و مشائخ کے خطابات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ابتدائی گفتگو اور آج کے اس عظیم الشان پروگرام کی غرض و غایت راقم الحروف نے بیان کی اور عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق امت مسلمہ کی کوششوں اور کاوشوں پر روشنی ڈالی۔ پروگرام میں شرکت اور مختصر خطاب کے لئے پیر طریقت استاذ العلما حضرت مولانا اسفندیار خان مدظلہ، عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر مدظلہ، مناظر اسلام حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل مدظلہ، عالم باعمل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مفتی حضرت مولانا ابوبکر سعید الرحمٰن مدظلہ، جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاذ حدیث ابن مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ڈاکٹر زبیر اشرف عثمانی مدظلہ، یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالرزاق مدظلہ استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، رئیس دارالافتاء جامعۃ الرشید شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد مدظلہ، ولی کامل حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ، شیخ الحدیث جامعہ بنوریہ العالمیہ معروف اسلامی اسکالر حضرت مولانا مفتی محمد زبیر حق نواز جامعۃ الصفہ، قائد کراچی یادگار جمعیت حضرت علامہ قاری محمد عثمان

استاذ الحدیث جامعہ احسن العلوم کراچی، جامعہ اسلامیہ کلفٹن کے نائب رئیس حضرت مولانا مفتی ابوذر محی الدین مدظلہ کو دعوت دی گئی۔ اس کے علاوہ شہر بھر میں دعوت نامہ، میسج اور دیگر ذرائع سے اس پروگرام کی تشہیر کی گئی۔ چنانچہ علماء کرام ومشائخ عظام نے اپنے خطابات میں جو ارشادات وفرمودات پیش کئے ان کا حاصل یہ ہے کہ:

۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے جو جرأت مندانہ فیصلہ کیا ہے، اس سے اسلام کا پوری دنیا میں وقار بلند ہوا ہے اور قادیانیت کے فتنہ کی کمر ٹوٹ گئی ہے ورنہ اس سے پہلے قادیانی ہر جگہ پر اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زہر اگل رہے تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے حالات و واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

۲۲؍مئی ۱۹۷۴ء کو ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کا سفر شروع ہوا، چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے اپنی سابقہ روش کے مطابق اسلام کے خلاف نعرہ بازی کی۔ مسلمان طلبا اس غلیظ منظر کو برداشت نہ کرسکے، انہوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم، عقیدہ ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے، قادیانی اپنی مرکز میں یہ سب کیسے ہضم کرتے؟ ان کے اندر انتقام کی آگ بھڑک اٹھی۔ ۲۹؍مئی کو طلبا کا قافلہ واپس ہوا، چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے ظلم کی انتہا کی، نہتے مسلمان طلبا پر قیامت برپا کردی۔ چنانچہ پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ مولانا تاج محمودؒ کا ایک جملہ تاریخ کے اوراق پر آج بھی ان کے ایمان، عشق مصطفی اور فتنہ قادیانیت سے بیزاری کی روشن دلیل ہے۔ حضرتؒ نے زخمی بچوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

''میرے بیٹو! تمہارے جسم سے نکلنے والے خون کے ایک ایک قطرہ کا قادیانیوں سے حساب لیا جائے گا۔''

۳۰؍مئی کو ملک عزیز پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں ہڑتال ہوئی سانحہ چناب نگر کی تحقیقات کرنے کے لئے صمدانی ٹریبونل ۳۱؍مئی کو قائم ہوا۔

راولپنڈی میں ۳؍جون کو آل پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ شیخ بنوریؒ کو مجلس عمل کا کنوینر ۹؍جون کو منتخب کیا گیا، وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ فیصلہ پوری قومی اسمبلی کے سپرد کیا جائے، یہ دن ۱۳؍جون کا تھا۔ ایک مرتبہ پھر ۱۴؍جون کو ملک گیر ہڑتال ہوئی۔

۱۶؍جون کو فیصل آباد کی زرخیز زمین میں اجلاس منعقد ہوا، حضرت بنوریؒ امیر اور مولانا محمد احمدؒ رضوی جنرل سیکریٹری منتخب ہوئے۔ یوں یہ سلسلہ بت ہی آب و تاب سے چلتا رہا لوگ ملتے گئے قافلہ جانب منزل چلتا رہا اور بالآخر قافلہ کو اپنی منزل مل ہی گئی اور ۷؍ستمبر کو آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی راولپنڈی میں کانفرنس ہوئی۔

۷؍ستمبر کا عظیم الشان دن آ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو فتح نصیب ہوئی عاشقان پیغمبر بارگاہ رسالت میں سرخ رو ہوئے۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی اور اعلان کیا گیا کہ: قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

آیئے آج ہم بھی اپنے اسلاف واکابر کی یاد تازہ کرتے ہوئے تجدید عہد کریں کہ جب تک جان میں جان ہے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ جاری رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر آنچ نہیں آنے دی جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن سے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل حفاظت کا ملی اور مذہبی فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عمل نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ ☆☆

قادیانی 1984ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی بھی کھلم کھلا خلاف ورزی کررہے ہیں: مولانا محمد عارف شامی

گوجرانوالہ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد عارف شامی نے کہا کہ قادیانی 7؍ستمبر 1974ء کے قومی اسمبلی کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتے۔ 1984ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی بھی کھلم کھلا خلاف ورزی کررہے ہیں۔ حکومت وقت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کو 7؍ستمبر 1974ء کے آئین کا اور 1984ء کے امتناع قادیانیت آرڈی ننس کا پابند بنائے۔ امتناع قادیانیت کے تحت قادیانی شعار اسلام کو استعمال نہیں کرسکتے۔ قادیانی پاکستان میں شعار اسلام استعمال کرکے ان قوانین کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام کے نام پر دھوکہ دے رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مولانا نے علماء کرام کے اجلاس منعقدہ بخاری ہال دفتر ختم نبوت اندرون سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے قادیانیوں کی خفیہ سرگرمیوں کا نوٹس نہ لیا تو تحریک ختم نبوت چلائیں گے۔ اجلاس میں طے کیا گیا۔ 2؍ستمبر کا جمعہ تمام خطباء کرام 7؍ستمبر 1974ء کے قومی اسمبلی کے فیصلے کی یاد میں ختم نبوت کے موضوع پر پڑھائیں گے۔ اجلاس میں مولانا ہدایت اللہ جالندھری، مولانا اسامہ، مولانا عبدالصمد، مولانا فیصل بلال اور مولانا طاہر محمود ربانی نے بھی خطاب کیا۔

قادیانیت! پارلیمنٹ کے بعد اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے

جناب محمد متین خالد

سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں 7 ستمبر 1974ء کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں فرقوں (ربوی و لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق 160(2) اور 260(3) میں اس کا مستقل اندراج کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود قادیانی مسلسل شعائر اسلامی استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ 26 اپریل 1984ء کو حکومت نے امن و امان کی صورتحال کے پیش نظر امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے قانوناً روکا گیا۔ اس آرڈیننس کے نتیجہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کے تحت کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا، اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتا، اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر اور شعائر اسلامی وغیرہ استعمال نہیں کر سکتا۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ 3 سال قید اور جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جہاں انکی رٹ درخواست خارج کرتے ہوئے جج صاحبان نے متفقہ طور پر اس آرڈیننس کو درست قرار دیا اور قادیانیوں کے بارے میں دو سو صفحات سے زائد اپنے تاریخی فیصلہ میں لکھا:

''قادیانی امت مسلمہ کا حصہ نہیں ہیں۔ اس بات کو خود ان کا اپنا طرز عمل خوب واضح کرتا ہے۔ ان کے نزدیک تمام مسلمان کافر ہیں۔ وہ ایک الگ امت ہیں۔ یہ متناقض ہے کہ انھوں نے امت مسلمہ کی جگہ لے لی ہے اور مسلمانوں کو اس امت سے خارج قرار دیا ہے۔ مسلمان انھیں امت مسلمہ سے خارج قرار دیتے ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس امت سے خارج سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہی امت میں سے نہیں ہو سکتے۔ یہ سوال کہ امت مسلمہ کے افراد کون ہیں؟ برطانوی ہندوستان میں کسی ادارے کے موجود نہ ہونے کی بنا پر حل نہ ہو سکا' لیکن اسلامی ریاست میں اس موضوع کو طے کرنے کے لئے ادارے موجود ہیں اور اس لئے اب کوئی مشکل درپیش نہیں ہے۔''

(PLD 1985 FSC8)

سپریم کورٹ کے فل بنچ نے قادیانیوں کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کے تاریخی فیصلہ پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا:

''اس ترمیم نے مرزا قادیانی کے پیروکاروں کو جو عموماً احمدیوں کے نام سے معروف ہیں' غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ یہ ترمیم جمہوری' پارلیمانی نیز عدالتی طریقے پر کی گئی تھی اور پورے ہاؤس پر مشتمل خاص کمیٹی کی طویل روئیداد کے دوران احمدیوں کے دونوں گروہوں کے مسلمہ لیڈروں کو بھی اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کا پورا موقع فراہم کیا گیا تھا۔ اس کمیٹی کو پیش کی جانے والی قرارداد میں یہ تصریح بھی موجود تھی کہ: ''احمدی اندرونی اور بیرونی سطح پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔'' اور یہ کہ: ''اس وقت مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس نے جس میں دنیا بھر سے 140 وفود نے شرکت کی تھی' بالاتفاق قرار دیا تھا کہ ''قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف سرگرم عمل ایک تخریبی تحریک ہے جو دھوکے اور مکاری سے ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔'' (مباحثہ قومی اسمبلی پارلیمنٹ جلد 4' 1974ء، PLD 1988 SC 167)

لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ (سابق صدر پاکستان) نے قادیانیوں کے خلاف اپنے ایک فیصلہ میں لکھا:

''مرزا قادیانی نے بذات خود ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا اعلان کیا اور ان تمام لوگوں کے خلاف بے حد غلیظ زبان استعمال کی' جنھوں نے اس کی جھوٹی نبوت کے دعویٰ کو مسترد کیا اور اس (مرزا قادیانی) نے خود اعلان کیا کہ وہ برطانوی سامراج کی پیداوار یعنی اس کا ''خود کاشتہ پودا'' ہے۔''

(PLD 1987 Lahore 458)

کوئٹہ ہائی کورٹ کے جناب جسٹس امیر الملک مینگل نے قادیانیوں کی امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984ء کی خلاف ورزی پر

اپنے ایک فیصلہ میں لکھا:

''خواہ کچھ بھی ہو' موجودہ مقدمے میں تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ ان قادیانیوں کی نیت کیا تھی جب وہ کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر گلیوں کے ہجوم میں گھومتے پھرے؟ اس کی صریح وجہ یہی نظر آتی ہے کہ مذکورہ سائلان لوگوں سے یہ منوانے کا ارادہ رکھتے تھے کہ وہ مسلم ہیں۔ یہی بات ان کی طرف سے مجرمانہ نیت یا مجرم ضمیر (mens rea) کا اظہار کرتی ہے۔ لہٰذا اس مقدمے کے تسلیم کردہ واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے' اس موضوع پر بحث نہیں کی جا سکتی کہ سائلان کا یہ فعل کس مجرمانہ ارادے یا مجرم ضمیر کے بغیر تھا کیونکہ سائلان اس بات کی کوئی دلیل بیان کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ انہوں نے شہر کے پر ہجوم بازاروں میں چلتے پھرتے وقت کلمہ طیبہ کے بیج کس وجہ سے لگا رکھے تھے' سوائے اس کے کہ وہ مسلم ہونے کا بہانہ کرتے تھے یا دوسروں سے خود کو مسلم منوانا چاہتے تھے۔''

(PLD 1988 Quetta 22)

لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس خلیل الرحمٰن خان نے قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی لگاتے ہوئے اپنے ایک مفصل فیصلہ میں لکھا:

''قادیانیوں کے نزدیک غیر قادیانی یا غیر احمدی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی علیحدہ امت بنالی ہے جو امت مسلمہ کا حصہ نہیں' یہ چیز خود ان کے طرز عمل اور عقائد سے ثابت ہے' وہ مسلمانوں کو اپنی ملت سے خارج گردانتے ہیں۔ قادیانی حضرات حکومت برطانیہ کے زیر سایہ خود کو مسلمان ظاہر کر سکتے تھے' اب ایسا نہیں کر سکتے' کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک مرزا قادیانی امتِ مسلمہ میں انتشار و تفریق پیدا کر کے انگریزوں کے مفادات کے لئے کام کرتا رہا تھا...... مرزا صاحب کے مخصوص دعویٰ کے پیش نظر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قادیانی حضرات مرزا صاحب کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بدل مانتے ہیں۔ اس لئے جھنڈوں پر لکھے ہوئے اور بیجوں پر تحریر شدہ الفاظ ''محمد رسول اللہ'' کا استعمال ہر احمدی کی اپنی ذمہ داری ہے کیونکہ ایسا کرنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی بے حرمتی کرنے کے مترادف ہے۔ بلاشبہ ایسا فعل دفعہ 295۔ سی ت پ کے دائرہ میں آتا ہے۔''

(PLD 1992 Lahore-1)

سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ نے شعائر اسلامی استعمال کرنے پر قادیانیوں کے خلاف اپنے ایک تاریخ ساز فیصلہ میں لکھا:

''یہ بات قابل غور ہے کہ صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے قوانین، ایسے الفاظ اور جملوں کے استعمال کا تحفظ کرتے ہیں، جن کا مخصوص مفہوم و معنی ہو اور اگر وہ دوسروں کے لئے استعمال کیے جائیں تو لوگوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ جو لوگ دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں، ان کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیے۔ پاکستان ایسی نظریاتی ریاست میں قادیانی جو کہ غیر مسلم ہیں، اپنے عقیدہ کو اسلام کے طور پر پیش کر کے دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ یہ بات خوش آئند اور لائق تحسین ہے کہ دنیا کے اس خطے میں عقیدہ آج بھی ہر مسلمان کے لئے سب سے قیمتی متاع ہے، وہ ایسی حکومت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا جو اسے ایسی جعل سازیوں اور دسیسہ کاریوں سے تحفظ فراہم کرنے کو تیار نہ ہو۔ قادیانی اصرار کرتے ہیں کہ انہیں نہ صرف اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے کا لائسنس دیا جائے بلکہ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کی انتہائی محترم و مقدس شخصیات کے ساتھ استعمال ہونے والے القابات اور خطابات وغیرہ کو ان غیر مسلموں (مرزا قادیانی اور اس کے خلیفوں) کے ناموں کے ساتھ چسپاں کیا جائے، جو مسلم شخصیات کی جوتی کے برابر بھی نہیں۔ حقیقتاً مسلمان اس اقدام کو اپنی عظیم ہستیوں کی بے حرمتی اور توہین و تنقیص پر محمول کرتے ہیں۔ پس قادیانیوں کی طرف سے ممنوعہ القابات اور شعائر اسلامی کے استعمال پر اصرار اس بارے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہنے دیتا کہ وہ قصداً ایسا کرنا چاہتے ہیں جو نہ صرف ان مقدس ہستیوں کی بے حرمتی کرنے بلکہ دوسروں کو دھوکا دینے کے مترادف بھی ہے۔ اگر کوئی مذہبی گروہ (قادیانیت) دھوکا دہی اور فریب کاری کو اپنا بنیادی حق سمجھ کر اس پر اصرار کرے اور اس سلسلے میں عدالتوں سے مدد کا طلبگار ہو تو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ اگر قادیانی دوسروں کو دھوکا دینے کا ارادہ نہیں رکھتے تو وہ اپنے مذہب کے لئے نئے القابات وغیرہ کیوں وضع نہیں کر لیتے؟ کیا انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ دوسرے مذاہب کے شعائر، مخصوص نشانات، علامات اور اعمال پر انحصار کر کے وہ خود اپنے مذہب کی ریاکاری کا پردہ چاک کریں گے۔ اس صورت میں اس کے معانی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کا نیا مذہب، اپنی طاقت، میرٹ اور صلاحیت کے بل پر

ترقی نہیں کرسکتا یا فروغ نہیں پاسکتا بلکہ اسے جعل سازی وفریب پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے؟ آخر کار دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب ہیں، انہوں نے مسلمانوں یا دوسروں لوگوں کے القابات وغیرہ پر بھی غاصبانہ قبضہ نہیں کیا، بلکہ وہ اپنے عقائد کی پیروی اور اس کی تبلیغ بڑے فخر سے کرتے ہیں۔...... ہر مسلمان کے لئے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔'' (''صحیح بخاری'' ''کتاب الایمان''، ''باب حب الرسول من الایمان'') کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا دل آزار مواد جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟ ''ہمیں اس پس منظر میں قادیانیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر قادیانیوں کے اعلانیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے، جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہوسکتا تھا۔ اس لئے اگر کسی قادیانی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ''رشدی'' تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ اگر قادیانیوں کو سرعام جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔ یہ محض قیاس آرائی نہیں، حقیقتاً ماضی میں بارہا ایسا ہو چکا ہے اور بھاری جانی و مالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا۔ ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی قادیانی سرعام کسی پلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز نقص امن عامہ کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے جان و مال کا نقصان ہوسکتا ہے ...... ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ قادیانیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لئے القاب وخطاب بنا رکھے ہیں اور وہ اپنے تہوار امن وامان کا کوئی مسئلہ یا الجھن پیدا کئے بغیر پرامن طور پر مناتے ہیں ...... بہر حال قادیانیوں پر لازم ہے کہ وہ آئین وقانون کا احترام کریں اور انہیں اسلام سمیت کسی دوسرے مذہب کی مقدس ہستیوں کی بے حرمتی یا توہین نہیں کرنی چاہئے نہ ہی ان کے مخصوص خطابات، القابات و اصطلاحات استعمال کرنے چاہئے۔''

جناب جسٹس عبدالقدیر چودھری، جناب جسٹس ولی محمد خاں، جناب جسٹس محمد افضل لون، جناب جسٹس سلیم اختر (ظہیر الدین بنام سرکار 1993ء (SCMR 1718

اعلیٰ عدالتوں کے اتنے سارے فیصلوں کی موجودگی میں کسی ذی شعور کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ حکومت سے قادیانیوں کو آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے والی ترمیم کے خاتمہ کا مطالبہ کرے۔ یہ بات معمولی پڑھا لکھا شخص بھی جانتا ہے کہ کسی بھی ملک کی پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی شخص یا جماعت کے بارے میں ملک کے مفاد کے پیش نظر کوئی بھی فیصلہ کرسکتی ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ بھی 1974ء میں ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر کیا تھا۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو اپنا موقف پیش کرنے کا پورا پورا موقع دیا گیا اور اس خصوصی اجلاس میں مرزا ناصر نے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کی جرح کے دوران تسلیم کیا کہ ملک کی پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی شخص یا جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے سکتی ہے۔ جناب یحییٰ بختیار کی جرح کے دوران مرزا ناصر نے اپنے ان تمام مذہبی عقائد کو تسلیم کیا جس پر پوری امت مسلمہ کو نہ صرف شدید اختلاف ہے بلکہ وہ اسے اپنے مذہب میں مداخلت بھی سمجھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کی ان عقائد پر ہٹ دھرمی کی وجہ سے ملک عزیز میں کئی بار لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بھی پیدا ہوئی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قادیانیوں کو پابند کیا جائے کہ وہ آئین اور قانون کا احترام کریں۔

یوم تحفظ ختم نبوت پروگرام

رپورٹ: حافظ کلیم اللہ نعمان

۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس عظیم فتح مبین کی مناسبت سے ملک کے دیگر شہروں اور قصبوں کی طرح کراچی کی سطح پر بھی ''یوم تحفظ ختم نبوت'' منایا گیا۔ ۷؍ستمبر کو مرکزی دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں کراچی کے جید علماء ومشائخ شریک ہوئے۔ اس کی تیاری کے لئے شہر کی مختلف مساجد میں پروگرام ترتیب دیئے گئے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا پروگرام:

۱۶؍اگست بروز منگل بعد نماز مغرب کھتری مسجد کھڈہ بس اسٹاپ لیمارکیٹ لیاری ٹاؤن میں پروگرام کا اہتمام کیا گیا، جس کے مہمان خصوصی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ پروگرام کا آغاز مفتی محمد تقی کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ حبیب اللہ ارمانی نے ہدیہ نعت وختم نبوت پر نظم پیش کی۔ مولانا نے اپنے بیان میں کہا کہ الحمدللہ! ہمارے اکابر علماء کرام نے دین اسلام کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ سنہرے حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔ علماء ومشائخ، دینی وسیاسی جماعتوں کے سربراہان وقائدین نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا جو کارنامہ سرانجام دیا ہے یہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری نوجوان نسل کو بھی بتایا جائے کہ یہ اس تاریخ ساز دن کیا واقعہ پیش آیا تھا؟ تاکہ انہیں اپنے اسلاف کے کارناموں سے آگاہی ہو اور وہ بھی تحفظ ختم نبوت کے میدان میں آگے آئیں۔ ۷؍ستمبر کے حوالہ سے ۷؍ستمبر بروز بدھ بعد نماز مغرب مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی جاری ہے تمام ساتھی اس کانفرنس میں شرکت کریں۔ پروگرام میں مولانا نعیم، مفتی سعید اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی جبکہ پروگرام کی نقابت مسجد ہذا کے امام مولانا عبدالرحیم صاحب نے سرانجام دی۔

دوسرا پروگرام:

۲۱؍اگست بروز اتوار بعد نماز مغرب سندھ سیکریٹریٹ مدینہ مسجد میں پروگرام رکھا گیا اور عوام الناس کو ۷؍ستمبر کو ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن کا بیان ہوا، انہوں نے کہا کہ قادیانیت نہ صرف ملک وقوم بلکہ سارے عالم اسلام کے لئے ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ قادیانیت، اسلام کے متوازی مذہب ہے، مگر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے مسلمانوں میں گھسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مئی ۱۹۷۴ء میں قادیانی غنڈوں نے نشتر میڈیکل کالج کے طالب علموں کو نہایت بے دردی سے مارا پیٹا وہ نہتے کالج کے اسٹوڈنٹس تھے، نہ مولوی تھے، نہ مدرسہ والے لیکن انہوں نے اس بات کا ثبوت دیا کہ ختم نبوت کا کام صرف مدارس اور دینی حلقوں میں رہنے والوں کا نہیں بلکہ پوری امت محمدیہ کا ہے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء انہی نوجوانوں کی قربانیوں سے شروع ہوئی۔ پروگرام کی نقابت مسجد ہذا کے امام مولانا ظفر نے سرانجام دی۔ پروگرام میں بھائی محمود، بھائی احسن اور دیگر معزز افراد نے شرکت کی۔

تیسرا پروگرام:

۲۵؍اگست بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد عائشہ صدیقہ بن قاسم ٹاؤن میں ختم نبوت پروگرام انعقاد پذیر ہوا۔ مولانا عبدالحی مطمئن نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ! پورا سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پورے پاکستان میں وقتاً فوقتاً ختم نبوت پروگرام کا انعقاد اس لئے کراتی ہے کہ امت مسلمہ کے ہر ایک شخص کے ایمان کی حفاظت کی جاسکے۔ ہمارے سادہ لوح مسلمان ایمانی ڈاکوؤں کے مکروفریب میں آکر ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں وہ کمبخت ان مسلمانوں کے ایمان کا باآسانی شکار کرلیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ تمام حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو دین اور اہل دین کے ساتھ جوڑ کر رکھیں، اسلامی عقائد ونظریات، عبادات اور معاملات کا بنیادی علم ہر مسلمان کو ہونا چاہئے۔ پروگرام کی نقابت مسجد ہذا کے امام مولانا خالد محمود جتوئی نے کی۔ مولانا عبیداللہ، مولانا طارق محمود، مولانا عمران اور مولانا فضل وہاب سمیت دیگر رفقاء ختم نبوت نے بھی شرکت کی۔

چوتھا پروگرام:

۲۶؍اگست حلقہ چیل پاڑہ دربن بازار سنہری

مسجد میں بروز جمعہ بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن اور مولانا سید عتیق الحسن الحسینی جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاذ و نائب امام وخطیب کے بیانات ہوئے۔ پروگرام کا آغاز قاری ایوب کی تلاوت اور حافظ حبیب اللہ ارمانی کی نعت ونظم سے ہوا۔ مولانا عبدالحئی مطمئن نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ۷/ستمبر کا دن بہت تاریخی اور عظیم قربانی کا دن ہے، اس دن مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور قادیانیت کے ایوانوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جان کی قربانی دے کر ایک سنہری تاریخ رقم کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں تاریخ بتاتی ہے کہ یہ فیصلہ صرف علماء کا نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی اور لاہوری گروپ دونوں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مولانا سید عتیق الحسن الحسینی نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اب قادیانیوں کو سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دیگر علماء نے جو قربانیاں دی ہیں وہ کبھی ضائع نہیں ہوں گی۔ اب قادیانیوں کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان کا پروپیگنڈا کامیاب نہیں ہوسکتا وہ جتنا چاہے فریب کرلیں، لیکن یاد رہے کہ مسلمان ہر چیز کو برداشت کرسکتا ہے اور کرتا ہے لیکن نبوت کے ڈاکو کو کسی صورت برداشت نہیں کرے گا۔ بیانات کے بعد چالیس روزہ کورس میں شریک طلباء میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے اور سامعین کو ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرنے کی دعوت بھی دی گئی۔

پروگرام کا اختتام بنوری ٹاؤن کے استاد مولانا فاروق صاحب کی دعا پر ہوا۔ پروگرام میں مولانا اکرام اللہ، مولانا نذیر، مولانا راج مالک، مولانا قاری زبیر احمد، مولانا زبیب نور مسجد ہذا کے امام اور دیگر کئی بزرگ شخصیت نے شرکت کی۔

پانچواں پروگرام:

۲۷/اگست بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد دھنی پاکستان چوک میں پروگرام ترتیب دیا گیا۔ جس کے مہمان خصوصی پیر طریقت مولانا محمد نعمان ارمان مدنی تھے اور خصوصی خطاب مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کیا۔ پروگرام کا آغاز مولانا قاری عامر شفیق کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا اور ہدیہ نعت حافظ حبیب اللہ ارمان نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ۷/ستمبر کا دن مسلمانوں کی فتح و کامرانی کا دن ہے، اس دن ختم نبوت کے منکر قادیانی و لاہوری مرزائی ذلیل و رسوا ہوئے۔ یہ اتنا عظیم دن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت پر آج تک جس نے بھی ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی میرے رب نے اس کو دنیا ہی میں ذلیل و رسوا کرکے رکھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ۷/ستمبر کا دن ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہماری ذمہ داری ہے ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی حفاظت کا کام کریں گے تو کامیابی ہے۔ بیان کے آخر میں مولانا نے کہا کہ میں اپنے بزرگوں اور نوجوان دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کے ۲۴ گھنٹوں میں سے کچھ وقت ضرور اس کام کے لئے وقف کریں اور اپنے دوستوں کو اس کام کی عظمت بتائیں اور ختم نبوت کے پروگراموں میں ضرور شرکت کریں۔ پروگرام مولانا محمد نعمان ارمان مدنی کی دعا پر ختم ہوا۔ پروگرام میں جناب حاجی مستقیم، مولانا محمد، بھائی محمود، امیر الدین، قاضی معیز اور دیگر کئی احباب نے شرکت کی۔

چھٹا پروگرام:

۲۸/اگست بروز اتوار بعد نماز عشاء صدر ٹاؤن کا پروگرام سنہری مسجد برنس روڈ میں کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز حافظ قاری مدنی کی تلاوت اور حافظ حبیب اللہ ارمانی کی نعت سے ہوا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ۷/ستمبر کے دن مسلمانوں کو اللہ رب العزت نے عظیم فتح نصیب فرمائی اور آج دشمن ختم نبوت بھیگی بلی کی طرح چھپا ہوا ہے، ایک وقت آئے گا کہ ان شاء اللہ! ان تمام ملعونوں کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ ۱۹۵۳ء میں جو تحریک ختم نبوت شروع ہوئی اس کا نتیجہ ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کے فیصلہ سے مکمل ہوا اور یہ فیصلہ امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم اور باعث فخر فیصلہ تھا۔ انہوں نے عوام الناس کو دعوت دی کہ ۷/ستمبر بروز بدھ کو منعقد ہونے والی کانفرنس میں ضرور شریک ہوں۔ مفتی اسرار صاحب نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے بے شمار دعوے کئے، اس کے دعوؤں اور باتوں میں تضاد پایا جاتا ہے۔ نئے سے نیا جھوٹ بولنے کے لئے تاویلات کا سہارا لیتا ہے، اپنے اختتامی کلمات میں پیر طریقت مولانا محمد نعمان ارمان مدنی نے کہا کہ ۷/ستمبر کا دن تجدید عہد کا دن ہے، قادیانی اسلامی اعتبار سے تو ہیں ہی کافر اور اسلامی مملکت پاکستان کے آئین اور قانون کے مطابق بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس کا اعلان جرأت اور آزادی اور بہادری کے ساتھ کریں اور اپنے بچوں کو سمجھائیں اور عہد کریں کہ ہم ہر قیمت پر دشمنان ختم نبوت کا بائیکاٹ کریں گے اور دفاع ختم نبوت کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے، اپنے اکابرین کے حکم پر اور طرز پر مکمل تعاون کریں گے۔ پروگرام کا اختتام حضرت کی دعا پر ہوا۔ پروگرام کی نقابت کے فرائض مولانا محمد نے سرانجام دیئے۔ اس موقع پر بھائی محمود، حاجی مستقیم، قاری شاہد، بھائی جنید اور دیگر کئی احباب اور کثیر عوام نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کی محنت اور کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (باقی صفحہ ۲۶ پر)

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

وہ احادیث جو محدثین نے اپنی کتابوں میں روایت کیں اور ان پر سکوت فرمایا

(یعنی ان کے ’’صحیح‘‘ یا ’’حسن‘‘ وغیرہ ہونے کی صراحت نہیں کی)

ساتویں قسط

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

۶۱:... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا کہ عیسیٰؑ کو موت نہیں آئی، وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف واپس آئیں گے۔

(تفسیر ابن کثیر سورۂ آل عمران وسورۂ النساء وابن جریر)

۶۲:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے (حدیث کے آخر میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ) پھر اگر میری قبر کے پاس کھڑے ہوکر وہ ’’یا محمد‘‘ کہیں گے تو میں ضرور جواب دوں گا۔

(مجمع الزوائد، تفسیر روح المعانی، سورۂ احزاب)

۶۳:... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں (نازل ہونے کے اکیس سال بعد) نکاح کریں گے اور (نکاح کے بعد) دنیا میں انیس سال قیام فرمائیں گے۔ (اس طرح دنیا میں قیام کی کل مدت چالیس سال ہوجائے گی جیسا کہ پیچھے صحیح احادیث میں گزرا ہے)۔

(فتح الباری بحوالہ نعیم بن حماد)

۶۴:... حضرت عروۃ بن رُویم رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت (محمدیہ) کا بہترین دور دورِ اول اور دورِ آخر ہے، دورِ اول میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور آخری دور میں عیسیٰ ابن مریم اور ان دونوں کے مابین (بیشتر لوگ دینی اعتبار سے) بے ڈھنگے کجرو ہوں گے، وہ تیرے طریقہ پر نہیں تو اُن کے طریقہ پر نہیں۔ (کنز العمال، ص:۲۰۲، ج:۷، بحوالہ حلیہ)

۶۵:... حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ اُن کی پیروی کرنے والے کم اور تکذیب کرنیوالے زیادہ ہیں تو اس کی شکایت اللہ تعالیٰ سے کی، چنانچہ اللہ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ میں تم کو (اپنے وقت مقررہ پر طبعی موت سے) وفات دوں گا (پس جب تمہارے لئے طبعی موت مقرر ہے تو ظاہر ہے کہ ان دشمنوں کے ہاتھوں پھانسی وغیرہ پر جان دینے سے محفوظ رہو گے) اور (فی الحال) میں تم کو اپنے (عالم بالا کی) طرف اٹھائے لیتا ہوں اور جس کو میں اپنے پاس اٹھاؤں وہ مردہ نہیں اور میں اس کے بعد تم کو کانے دجال پر بھیجوں گا اور تم اس کو قتل کرو گے (آگے فرماتے ہیں کہ) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تصدیق کرتی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ: ’’ایسی امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ؟۔‘‘ (الدر المنثور بحوالہ ابن جریر)

۶۶:... حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے زین العابدین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک طویل حدیث روایت فرمائی جس کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہے کہ ’’ایسی امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے اول میں میں ہوں، بیچ میں مہدی اور آخر میں مسیح (علیہ السلام) ہیں؟ لیکن درمیانی زمانے میں ایک کج رو جماعت ہوگی، وہ میرے طریقہ پر نہیں میں ان کے طریقہ پر نہیں۔‘‘ (مشکوٰۃ)

۶۷:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوب سن لو عیسیٰ ابن مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی رسول، یاد رکھو کہ وہ میرے بعد میری امت (کے آخری زمانہ) میں میرے خلیفہ ہوں گے، یاد رکھو وہ دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے اور جنگ ختم ہوجائے گی یاد رہے تم میں سے جو ان کو پائے انہیں میرا سلام پہنچادے۔ (الدر المنثور، ص:۲۴۲، بحوالہ طبرانی)

۶۸:... حضرت عمرو بن سفیان تابعی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری مرد نے ایک صحابی کے حوالہ سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے ذکر میں فرمایا تھا کہ وہ (مدینہ سے باہر) مدینہ کی بنجر زمین تک آئے گا (کیونکہ) مدینہ میں اس کا داخلہ ممنوع ہوگا۔ پس مدینہ طیبہ اپنے باشندوں کو ایک یا دو مرتبہ زلزلہ میں مبتلا کرے گا، جس کے نتیجہ میں مدینہ سے ہر منافق مرد و عورت نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔

پھر دجال شام کی طرف آئے گا اور شام کے ایک پہاڑ کے پاس پہنچ کر مسلمانوں کا محاصرہ کرلے گا اور (اس کی تفصیل یہ ہے کہ دجال سے) بچے ہوئے مسلمان اس زمانہ میں شام کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ گزیں ہوں گے۔ پس دجال اس پہاڑ کے دامن میں اتر کر ان کا محاصرہ کرے گا۔

جب محاصرہ طول کھینچے گا تو ایک مسلمان (اپنے ساتھیوں سے) کہے گا: اے مسلمانو! تم اس طرح کب

تک رہو گے کہ تمہارا دشمن تمہارے اس پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈالے رہے؟ (تم اس پر ٹوٹ پڑو کیونکہ) تمہیں دو فائدوں میں سے ایک ضرور مل کر رہے گا کہ یا تو اللہ تم کو شہادت عطا کرے گا یا فتح نصیب فرمائے گا۔ یہ سن کر مسلمان جہاد کی بیعت (عہد) کریں گے، اللہ جانتا ہے کہ ان کی طرف سے وہ بیعت سچی ہوگی۔

پھر ان پر ایسی تاریکی چھائے گی کہ کسی کو اپنا ہاتھ بھائی نہ دے گا، اب عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، پس لوگوں کی آنکھوں اور ٹانگوں کے درمیان سے تاریکی ہٹ جائے گی (یعنی اتنی روشنی ہوجائے گی کہ لوگ ٹانگوں تک دیکھ سکیں) اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر ایک زرہ ہوگی، پس لوگ ان سے پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ وہ فرمائیں گے: میں عیسیٰ ابن مریم اللہ کا بندہ اور رسول ہوں اور اس کی (پیدا کردہ) جان اور اس کا کلمہ ہوں (یعنی باپ کے بغیر محض اس کے کلمہ "کن" سے پیدا ہوا ہوں) تم تین صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرلو کہ یا تو اللہ دجال اور اس کی فوجوں پر بڑا عذاب آسمان سے نازل کردے یا ان کو زمین میں دھنسا دے یا ان کے اوپر تمہارے اسلحہ مسلط کردے اور ان کی ہتھیاروں کو تم سے روک دے۔

مسلمان کہیں گے: یا رسول اللہ! یہ (آخری) صورت ہمارے لئے اور ہمارے قلوب کے لئے زیادہ طمانیت کا باعث ہے، چنانچہ اس روز تم بہت کھانے پینے والے (اور) ڈیل وڈول والے یہودی کو (بھی) دیکھو گے کہ ہیبت کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار نہ اٹھا سکے گا۔

پس مسلمان (پہاڑ سے) اتر کر ان کے اوپر مسلط ہوجائیں گے اور دجال جب (عیسیٰ) ابن مریم کو دیکھے گا تو سیسہ (یا رانگ) کی طرح پگھلنے لگے گا۔ حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام اُسے جالیں گے اور قتل کردیں گے۔ (الدر المنثور بحوالہ معمر)

۶۹:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم ایسے آٹھ سو مرد اور چار سو عورتوں میں نازل ہوں گے جو اس وقت کے اہل زمین میں سب سے بہتر اور پچھلے (یعنی پچھلی امتوں کے) صلحاء سے بھی بہتر ہوں گے۔ (کنز العمال بحوالہ دیلمی)

۷۰:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، پس وہ (پنج وقتہ) نمازیں پڑھائیں گے اور جمعہ کی نمازیں اور حلال چیزیں زیادہ کریں گے گویا میں انہیں بطن روحاء کے مقام پر دیکھ رہا ہوں کہ ان کی سواریاں انہیں حج یا عمرہ کے واسطے لئے جارہی ہیں۔ (کنز العمال بحوالہ عساکر)

۷۱:... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال جو اللہ کا دشمن ہے اس طرح نکلے گا کہ اس کے ساتھ یہودیوں اور مختلف اقسام کے لوگوں کی فوجیں ہوں گی، نیز اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں وہ قتل کرکے زندہ کرے گا اور اس کے ساتھ ثرید کا ایک پہاڑ اور پانی کی ایک نہر ہوگی (آگے دجال کی علامات اور بعض تفصیلات بیان فرمائیں اور آخر میں فرمایا) اور اللہ عیسیٰ ابن مریم کو (اس کے پاس) لے جائے گا حتیٰ کہ وہ اسے قتل کردیں گے اور پس اس کے ساتھی ذلیل ہوکر لوٹیں گے۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیزؒ ہیں جو متروک ہیں۔

(کنز العمال ص:۲۹۳، ج:۷، بحوالہ نعیم بن حماد)

۷۲:... حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی خوراک لوبیا تھی، یہاں تک کہ انہیں (آسمان پر) اٹھالیا گیا اور انہوں نے ایسی چیز نہیں کھائی جو آگ پر پکائی گئی ہو، یہاں تک کہ انہیں (آسمان پر) اٹھالیا گیا۔ (کنز العمال بحوالہ دیلمی)

۷۳:... حضرت سلمہ بن نفیل السکونی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "عیسیٰ ابن مریم کے نزول تک (حکم) جہاد منقطع نہیں ہوگا۔" (سیرۃ المغلطائی ومسند احمد)

۷۴:... ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب انہوں نے بیت المقدس کی زیارت کی اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو "زیتا، پہاڑ" پر چڑھ کر وہاں بھی نماز پڑھی اور فرمایا کہ "یہ وہی پہاڑ ہے جس سے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا اور عیسائی اس پہاڑ کی تعظیم کیا کرتے تھے اور اب بھی تعظیم کرتے ہیں۔" (تفسیر فتح العزیز، سورۃ التین)

۷۵:... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ خروج دجال کے وقت لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ اس کی پیروی کرے گا، ایک گروہ اپنی آباؤ اجداد کی زمین میں دیہات میں چلا جائے گا اور ایک گروہ فرات کے ساحل کی طرف چلا جائے گا، چنانچہ اس گروہ اور دجال کے درمیان جنگ ہوگی، یہاں تک کہ مومنین شام کی بستیوں میں جمع ہوجائیں گے۔ پس یہ مومنین فوج کا ایک دستہ دجال کا حال معلوم کرنے کے لئے اس کی طرف بھیجیں گے، جس میں ایک شخص بھورے یا چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوگا۔ یہ سب قتل کردیئے جائیں گے۔ ان میں سے کوئی بھی واپس نہ آئے گا۔ پھر مسیح علیہ السلام نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے اس کے بعد زمین میں یاجوج ماجوج سمندر کی طرح موجیں مارتے ہوئے نکلیں گے اور زمین میں فساد برپا کردیں گے۔ (الدر المنثور، ص:۲۳۷، ج:۳، بحوالہ ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم، طبرانی والحاکم وغیرہ)

(جاری ہے)

مرزا قادیانی کا تعارف و کردار

(۵)

حافظ عبید اللہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے بچپن کی کچھ جھلکیاں:

مرزا قادیانی کی مفصل سوانح حیات اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے ''سیرۃ مہدی'' کے نام سے لکھی ہے، یہ کتاب پہلے مرزا بشیر احمد کی زندگی میں تین حصوں میں شائع ہوئی تھی، بعد میں اس کا نیا ایڈیشن دو جلدوں میں شائع ہوا (یہی ہمارے پیش نظر ہے) اس ایڈیشن کی پہلی جلد پرانے ایڈیشن کے تینوں حصوں پر مشتمل ہے اور دوسری جلد جو حصہ چہارم اور پنجم پر مشتمل ہے اس میں وہ مواد ہے جو مرزا بشیر احمد کی زندگی میں نہیں چھپ سکا تھا، آگے اسی کتاب میں بیان کردہ مذکور مرزا کے بچپن کے کچھ واقعات پر نظر ڈالتے ہیں:

بازو ٹوٹ گیا:

''بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ ایک دفعہ والد صاحب (یعنی مرزا قادیانی: ناقل) اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پر چوٹ آئی، چنانچہ آخری عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اترنے لگے تھے سامنے اسٹول رکھا تھا وہ الٹ گیا اور آپ گر گئے اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور یہ ہاتھ آخر عمر تک کمزور رہا، اس ہاتھ سے آپ لقمہ تو منہ تک لے جاسکتے تھے مگر پانی کا برتن وغیرہ منہ تک نہیں اٹھا سکتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ نماز میں بھی آپ کو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے سہارے سے سنبھالنا پڑتا تھا۔'' (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ اول، ص:۱۹۸، روایت نمبر ۱۸۷ نیا ایڈیشن)

''کبھی کبھی آپ پانی کا گلاس یا چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے ابتدائی عمر میں دائیں ہاتھ میں ایسی چوٹ لگی تھی کہ اب تک بوجھل چیز اس ہاتھ سے برداشت نہیں ہوتی۔'' (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ دوم، ص:۲۲۲، روایت نمبر ۲۴۷ نیا ایڈیشن)

سندھی، دسوندھی یا دسوندھی اور چڑی مار:

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ تمہاری دادی (یعنی مرزا قادیانی کی ماں: ناقل) ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نہ سمجھ سکی کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ دستور ہے کہ کسی منت ماننے کے نتیجے میں بعض لوگ خصوصاً عورتیں اپنے کسی بچے کا عرف سندھی رکھ دیتے ہیں، چنانچہ اسی وجہ سے آپ کی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بھی بچپن میں کبھی اس لفظ سے پکار لیتی تھیں۔ خاکسار (یعنی مرزا بشیر احمد ایم اے: ناقل) عرض کرتا ہے کہ سندھی غالباً دسوندھی یا دسوندھی سے بگڑا ہوا ہے جو ایسے بچے کو کہتے ہیں جس پر کسی منت کے نتیجے میں دس دفعہ کوئی چیز باندھی جاوے اور بعض دفعہ منت کوئی نہیں ہوتی بلکہ یونہی پیار سے اپنے کسی بچے پر یہ رسم ادا کر کے اسے سندھی پکارنے لگ جاتی ہیں۔'' (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ اول، ص:۴۰، روایت نمبر ۵۱ نیا ایڈیشن)

روٹی پر راکھ:

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا تو انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو۔ حضرت نے کہا: نہیں یہ میں نہیں لیتا، انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا، وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ راکھ سے روٹی کھالو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا۔ یہ حضرت صاحب کا بالکل بچپن کا واقعہ ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ نے یہ واقعہ سنا کر کہا کہ جس وقت اس عورت نے یہ بات سنائی تھی، اس وقت حضرت صاحب بھی پاس تھے مگر آپ خاموش رہے۔'' (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ اول، ص:۲۴۵، ۲۴۶، روایت نمبر ۲۴۵ نیا ایڈیشن)

جوانی کے کارنامے:

آیئے مرزا قادیانی کی جوانی کی کچھ یادیں تازہ کرتے ہیں:

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی: ناقل) تمہارے دادا (یعنی مرزا کے والد: ناقل) کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور اِدھر اُدھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپے اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی: ناقل) اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں، اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے اور کچھ عرصہ تک وہاں ملازمت پر رہے۔" (سیرۃ المہدی، ج:اول، حصہ اول، ص:۳۸، ۳۹، روایت نمبر۴۹، نیا ایڈیشن)

"والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکا مارا اور پکڑا گیا، مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچا لیا ورنہ خواہ وہ کیسا ہی آدمی تھا، ہمارے مخالف یہی کہتے کہ ان کا ایک چچازاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی: ناقل) کی سیالکوٹ کی ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے۔" (سیرۃ المہدی، ج:اول، حصہ اول، ص:۳۸، ۳۹، روایت نمبر۴۹، نیا ایڈیشن)

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ یہ پنشن کی رقم اُس وقت کے ۷۰۰ روپے تھی جو آج کے ساڑھے تین لاکھ کے قریب بنتے ہیں، اتنی خطیر رقم مرزا امام الدین اور مرزا قادیانی نے کہاں اور کیسے خرچ کی ہوگی؟ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

مرزا امام الدین کون؟

سیرۃ المہدی کی مندرجہ بالا روایت کی رو سے مرزا امام الدین مرزا غلام احمد قادیانی کا چچازاد بھائی تھا، اس امام الدین کا مزید تعارف مرزا قادیانی کی زبانی سنئے:

"مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ سول ملٹری گزٹ میں چونکہ حسب دستور مردم شماری پر ریمارک لکھا جا رہا ہے، انہوں نے اس غلطی کو شائع کر دیا ہے کہ احمدیہ فرقہ کا بانی میرزا غلام احمد ہے، اس نے اول ابتدا چوڑھوں سے کی اور پھر ترقی کرتے کرتے اعلیٰ طبقہ کے آدمی اس کے پیرو ہو گئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کی جلد از جلد تردید ہونی چاہئے یہ تو ہماری عزت پر بہت سخت حملہ کیا گیا ہے، چنانچہ اسی وقت حکم ہوا کہ ایک خط جلد تر انگریزی زبان میں چھاپ کر گورنمنٹ اور مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس بھیجا جاوے تاکہ اس غلطی کا ازالہ ہو اور لکھا جاوے کہ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ چوڑھا ایک جرائم پیشہ قوم ہے ان سے ہمارا کبھی بھی تعلق نہیں رہا ایک شخص نامی مرزا امام الدین قادیان میں ہے کوئی میل ملاپ اس کا اور ہمارا نہیں ہے اس کا تعلق چوڑھوں سے رہا اور اب بھی ہے (یعنی مرزا چوڑھوں کا مسیح ہونے سے انکاری ہے)۔"

(اخبار البدر، قادیان، ۲۰ر فروری ۱۹۰۳ء، ص:۳۷)

منشی غلام احمد قادیانی کی سیالکوٹ میں ملازمت اور مصروفیات:

مرزا قادیانی کے سیالکوٹ میں قیام کے زمانہ کے بارے میں اس کا بیٹا لکھتا ہے:

انگریزی کی تعلیم:

"اس زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے (اب بھی اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ

بقیہ:...یوم تحفظ ختم نبوت پروگرام

ساتواں پروگرام:

۲۹ اگست بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد مدینہ گودھرا میں ختم نبوت پروگرام ۷ ستمبر کے حوالے سے رکھا گیا۔ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم کر لیا اس طرح قادیانی غیر مسلم قرار پائے۔ یہ دن عظیم کامیابی کا دن ہے، جس کے لئے پوری قوم نے بھرپور محنت کی۔ اس تاریخی اور یادگار دن کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ۷ ستمبر بروز بدھ بعد نماز مغرب مرکز دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ تمام عاشقانِ رسول سے اپیل ہے کہ اس میں شرکت فرمائیں۔ پروگرام میں مولانا سلمان، مولانا زبیر اور دیگر کئی علماء کرام نے شرکت فرمائی۔

آٹھواں پروگرام:

۳۰ اگست بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد دارالسلام لیاقت آباد گوشت مارکیٹ میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس عقیدہ پر پورے اسلام کی بنیاد ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی اولین ترجیح ہونا چاہئے۔

قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔" (سیرۃ المہدی، ج:اول، حصہ اول، ص:۱۴۱، روایت نمبر ۱۵۰، نیا ایڈیشن)

لیکن دوسری طرف اپنی آخری کتابوں میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"میں انگریزی خواں نہیں ہوں اور بکلی اس زبان سے ناواقف ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن:۲۲، ص:۳۱۷)

اس عبارت میں لفظ "بکلی" قابل غور ہے، جس کا مطلب ہے کہ مرزا قادیانی یہ کہنا چاہتا ہے کہ وہ انگریزی زبان سے بالکل ناواقف ہے اور اسے انگریزی کی کوئی شُد بُد نہیں۔ اب بیٹے کی بات درست ہے یا مرزا کی، یہ فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں۔

منشی غلام احمد کا امتحان اور ناکامی:

سیالکوٹ کچہری میں منشی کی یہ ملازمت مرزا قادیانی کو پسند نہ تھی، چنانچہ اس نے ترقی کے لئے ایک امتحان بھی دیا، اس کا کیا نتیجہ نکلا؟ آیئے مرزا بشیر احمد کی زبانی جانتے ہیں:

"چونکہ مرزا صاحب کو ملازمت پسند نہ تھی اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کردی اور قانون کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے اور کیونکر ہوتے وہ دنیاوی اشغال کے لئے بنائے نہیں گئے تھے۔" (سیرۃ المہدی، ج:اول، حصہ اول، ص:۱۴۲، روایت نمبر ۱۵۰، نیا ایڈیشن)

مذہبی مباحثوں کا شوق:

"چونکہ مرزا صاحب پادریوں کے ساتھ مباحثہ کو بہت پسند کرتے تھے اس واسطے مرزا شکستہ تخلص نے جو بعد میں موحد تخلص کیا کرتے تھے اور مراد بیگ نام جالندھر کے رہنے والے تھے مرزا صاحب کو کہا کہ سیّد احمد خان صاحب نے (یعنی سرسیّد احمد خان: ناقل) تورات وانجیل کی تفسیر لکھی ہے، آپ ان سے خط وکتابت کریں اس معاملے میں آپ کو بہت مدد ملے گی، چنانچہ مرزا صاحب نے سرسیّد کو عربی میں خط لکھا۔" (سیرۃ المہدی، ج:اول، حصہ اول، ص:۱۴۲، روایت نمبر ۱۵۰، نیا ایڈیشن)

"مرزا صاحب کو اس زمانے میں مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا، چنانچہ پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔" (سیرۃ المہدی، ج:اول، حصہ اول، ص:۱۴۳، روایت نمبر ۱۵۰، نیا ایڈیشن)

(جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

فیصل

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزا کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دار چینی	اگر	الائچی خورد	[illegible]	[illegible]
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	[illegible]	
ورق نقرہ	گوند کیکر	[illegible]	ترنجبین	[illegible]	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	[illegible]	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

33 اجزاء

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لئے مفید ہے

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
جگر و معدہ کی اصلاح کرکے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے
وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
[illegible]	الائچی خورد	[illegible]	بہمن سرخ	

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری 0314-3085577

فیصل FOODS سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

ایک عظیم علمی، ادبی، سوانحی اور تاریخی شاہکار دستاویز

چمنستانِ ختمِ نبوّت کے گلہائے رنگا رنگ

ایسے ۹۴۴ نفوسِ قدسیہ کا تذکرہ و سوانح، حالات و حکایات
جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے لئے خدمات سرانجام دیں۔

ترتیب: شاہینِ ختمِ نبوت
مولانا اللہ وسایا

تین جلدوں کا مکمل سیٹ
قیمت صرف 500 روپے

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان پاکستان 061-4783486